● سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم فارسی کلام

در عظمت شان و افاضۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است

۱۔ جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
(میری جان اور دل محمدؐ کے جمال پر فدا ہے)
خاکم نثار کوچہ آلِ محمدؐ است
(میری خاک محمدؐ کی آل کے کوچے پر نثار ہے)

۲۔ دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
(میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور ہوش کے کانوں سے سنا ہے کہ ہر ایک مقام میں محمدؐ کے جمال کی صدا گونج رہی ہے)
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است

۳۔ این چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
(معرفت کا) یہ جاری چشمہ جو میں لوگوں کو پلا رہا ہوں
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است
(یہ محمدؐ کے کمال کے سمندر کا محض ایک قطرہ ہے)

۴۔ این آتشم ز آتشِ مہرِ محمدیؐ است
(یہ میری آگ محمدؐ کی محبت کی آگ سے روشن شدہ ہے)
وین آب من ز آبِ زلالِ محمدؐ است
(اور یہ میرا پانی محمدؐ کے مصفّٰی پانی سے حاصل شدہ ہے)

(اخبار ریاض الہند امرتسر یکم مارچ ۱۸۸۶ء)

۱۔ بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
(خدا کے بعد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں)
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم
(اگر کفر یہی ہوتا ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں)

۲۔ ہر تار و پودِ من بسرائد بعشقِ او
(میرا ہر رگ و ریشہ اس کے عشق کے راگ گاتا ہے)
از خود تہی واز غمِ آں دلستاں پُرم
(میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے بھرا ہوا ہوں)

۳۔ جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفیٰؐ
(میری جان مصطفیٰؐ کے دین کی راہ میں فدا ہو جائے)
این است کام دل اگر آید میسرم
(یہ ہے میرا دلی مقصد خدا کرے کہ پورا ہو)

(ازالہ اوہام صہ ۱۷۶-۱۷۸)

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ٹیلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر
جلد ۳۷/۷۲
نمبر: ۶۷
قیمت: ۲/۵۰

منگل
۶ رجمادی الثانی ۱۴۰۳ھ
۲۲ رامان ۱۳۶۲ ہش
۲۲ رمارچ ۱۹۸۳ء

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۰۔ ۶ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

۰۔ ۲۲ امان ۱۳۶۲ ہش

سحر کے مقابل پر ظاہر ہونیوالا عظیم معجزہ

آج سے ایک صدی قبل مسلمانوں کی اسلام سے برگشتگی عقائد حقہ سے دوری بدعتوں اور بدرسوم کی گرم بازاری اور افسوسناک بے عملی و بے حسی کے باعث اسلام انتہائی کمزوری اور کس مپرسی کی حالت میں تھا۔ اس کے بالمقابل مذاہب باطلہ اپنے پیروؤں کے مذہبی جوش و خروش اور مادی علوم و فنون میں ان کی بے پناہ ترقیوں اور خوشحالیوں کی وجہ سے روز بروز قوت پکڑتے اور جگہ جگہ قدم جماتے چلے جا رہے تھے۔ ان مذاہب باطلہ میں سے ہر ایک نے اسلام کو اپنا ہدف بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ چنانچہ کیا عیسائی پادری، کیا آریہ سماجی اور کیا برہمو سماج والے سب اپنی اپنی جگہ اسلام کے خلاف دانت پیس رہے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ نعوذ باللہ اسے کالعدم کر کے رکھ دیں۔ اس کس مپرسی اور بے بسی کے عالم میں نواب محسن الملک نے کمال درجہ مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

"مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ کیا بلحاظ قوم اور کیا بلحاظ مذہب ہم موت کے منہ میں جا رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ تاوقتیکہ خدا اصلاح احوال کے سلسلہ میں کوئی معجزہ نہ دکھائے۔ ہم مسلمان کالعدم ہوا چاہتے ہیں اور ہم اس انجام کو پہنچنے کے مستحق بن چکے ہیں۔ قبل اس کے کہ وقت ہاتھ سے نکلے، اصلاح حوال کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور رونما ہونی چاہیئے۔"

(دی کنورشن آف انڈیا مصنفہ جارج سمتھ صفحہ ۲۲۲)

سو خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے وقت میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلاء کلمۂ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ اور وہ تھے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی مسیح موعود جس کے آخری زمانہ میں اپنے نائب کے طور پر مبعوث ہونے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی۔ چنانچہ اس بندۂ اخص نے عین ضرورت اور گہری تاریکی کے وقت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر یہ اعلان کیا کہ

"سو خدا تعالیٰ نے اس جادو (یعنی ادیان باطلہ کی ساحرانہ کارروائیوں۔ ناقل) کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات، روحانی دقائق و معارف ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔" (فتح اسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض اس اعلان پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ادیان باطلہ کی ساحرانہ کارروائیوں کے بے اثر ہونے اور اسلام کے غالب آنے کی بھی بشارت دی۔ چنانچہ فرمایا:

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کو زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔" (فتح اسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام پر عیسائیوں، آریوں، برہو سماجیوں اور مغربی فلسفہ کے حملوں کا دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں کی رو سے ایسا منہ توڑ جواب دیا۔ اور ان کا ایسا ناطقہ بند کیا اور پھر ان پر اسلام کی طرف سے ایسے زور آور حملے کئے کہ انہیں میدان سے بھاگتے ہی بنی۔ اور وہ جو پہلے فتح کے شادیانے بجا رہے تھے سوگوار ہو کر اپنی ناکامیوں پر ماتم کرنے لگے۔ اس زمانہ کے مسلمانوں نے آپ کی اس عظیم الشان خدمت کو بنظر استحسان دیکھا اور آپ کی خدمت میں بہت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ (اس کی مثالیں اس شمارہ کے دیگر مضامین میں پیش کی گئی ہیں)

اسی پر بس نہیں آپ نے خدائی حکم کے ماتحت ایک ایسی فدائی جماعت قائم فرمائی جس نے اسلام کے زندہ ہونے کے لئے وہ فدیہ ادا کیا جس کا منجانب اللہ مطالبہ کیا گیا تھا وہ یہ فدیہ اکناف عالم میں آج بھی ادا کر رہی ہے۔ اس نے آفتاب اسلام کے چڑھنے کی خاطر محنت اور جانفشانی سے جگر خون کرنے کی مثال قائم کر دکھائی ہے۔ اس کے ظہور کے لئے اپنے سارے آراموں کو تج رکھا ہے اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول کرتی اور اس راہ میں موت کو گلے لگاتی چلی آ رہی ہے۔ یہ ان قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اسلام اکناف عالم میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جا رہا ہے۔ اسلام اس جماعت کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں غالب آتا چلا جائے گا یہاں تک کہ پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گا۔ اور دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے والی اس بشارت کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لیگی۔

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا (یعنی اسلام) اور ایک ہی پیشوا (یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین)

منظوم اردو کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت مے گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے کہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں

وہ چاہتا ہے کہ زمین اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں

اس کا منشاء یہ ہے کہ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے

سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کروں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے"۔ (لیکچر لاہور صد ۴۷)

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔ (الوصیۃ ص ۱۰-۱۱)

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی و ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفاتِ کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئی کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں"۔ (الوصیۃ ص ۱۴-۱۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زندہ معجزہ جماعت احمدیہ کا قیام ہے

آپ اپنے دل کو ذاتی حمد سے کلیۃً خالی پاتے تھے اور کہتے تھے کہ میرا اپنا کچھ بھی نہیں

اپنی ذات سے حمد کی نفی سے انسان کا اللہ کی رحیمیت کے ساتھ ایک تعلق قائم ہو جاتا ہے

"سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک زندہ معجزہ جو ہر دوسرے اعتراض پر ہر مخالفت پر غالب آنے والا اور ہمیشہ غالب آنے والا معجزہ ہے وہ جماعت احمدیہ کا قیام ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی تربیت ہے اور جماعت احمدیہ کے رنگ ڈھنگ ہیں، جماعت احمدیہ کی ادائیں ہیں۔ ایسی ادائیں تو دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آسکتیں کوئی مثال نہیں اس جماعت کی ایسا عشق، ایسی محبت ایسی وابستگی کہ دیکھ کر رشک آتا ہے۔ محبت ہونے کے باوجود رشک آتا ہے۔ ڈر لگتا ہے کہ ہم سے زیادہ نہ پیار کر رہے ہوں یہ لوگ۔ یہ کیفیت ایک ایسی کیفیت ہے کہ فی الحقیقت دنیا کے پردہ میں کوئی اس کی مثال چھوڑ اس کے شائبہ کی بھی کوئی مثال نظر نہیں آسکتی، جماعت اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے توحید پر قائم ہو چکی ہے۔ ہر فتنے سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کی سرشت میں وہ باتیں رکھ دی ہیں کہ جن کو دنیا کی کوئی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی۔"

(الفضل ۲۲ جون ۱۹۸۲ء)

"میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات آپ کو سناتا ہوں اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ انبیاء کے دل کی کیا حالت ہوتی ہے اپنے رب کے حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام عرض کرتے ہیں ؎

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ٭ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

وہ جو زمانے کا فخر بنایا گیا، وہ جس پر اس زمانے کا انسان اپنی بقا کے لئے انحصار کرتا تھا، وہ نہ ہوتا تو یہ زمانہ گھاٹے میں چلا جاتا، خدا آسمان سے گواہی دے رہا ہے قسم کھاتے ہوئے کہ اگر موعود کا زمانہ نہ آیا ہوتا تو سارا جہان گھاٹے میں رہتا، وہ جب اپنے نفس پر غور کرتا ہے تو اپنے دل کو حمد سے کلیۃً خالی پاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جو حمد بھی ہے اللہ کی طرف سے آئے گی تو ملے گی، میرا اپنا کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ عرض کرتا ہے ؎

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف ٭ پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اے میرے آقا! مشتِ خاک سے بڑھ کر میری کوئی حیثیت نہیں اور وہ خاک بھی جو تو نے بنائی ہے اگر صرف میرا اپنی ذات پر انحصار ہوتا تو مر کر خاک ہو جاتا اور پھر خدا جانے ہوائیں اس کو کہاں سے کہاں لے جاتیں۔ کسی زمین میں کہیں گندگی میں پھینک دیتیں یا کہیں ویرانے کا حصہ بنا دیتیں، کہیں گلشن کا بھی شائد حصہ بن جاتا۔ پھر عرض کرتے ہیں :۔ ؎

یہ سراسر فضل و احسان ہے کہ میں آیا پسند ٭ ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

کہ اے میرے آقا! میں حمد کے لائق نہیں ہوں۔ لیکن مجھے نظر آرہا ہے کہ تیرے اور بہت سے بندے ہیں جو مجھ سے بہتر ہیں کیونکہ میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ مجھے ہر دوسرا اپنے سے بہتر نظر آرہا ہے میں اس بات پر متعجب نہیں ہوں۔ میں اس بات پر متعجب ہوں کہ تو نے دوسروں کو چھوڑ کر مجھے کیوں چن لیا؟ میرے اندر تو کچھ بھی نہیں تھا۔ پھر عرض کرتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ اس سب نفی کے باوجود تیرا فضل بغیر استحقاق کے نازل ہوتا ہے اور تو ہی سب کچھ عطا کرتا ہے۔ حالانکہ بالکل کوئی حق نہیں ہوتا۔ عرض کرتے ہیں ؎

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول ٭ میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۸۲ء صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نتیجہ میں رونما ہونیوالا انقلاب عظیم

غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم اور عیسائی چرچ کا ردِّ عمل

نوٹ :- ذیل کا مضمون جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل ربوہ کی تقریر بعنوان "عیسائیت کی عالمگیر سرگرمیاں اور عالم اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ" پر مشتمل ہے۔ اسمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نتیجہ میں رونما ہونیوالے اُس انقلاب عظیم کا ذکر کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں عیسائیت کو اسلام کے مقابلے میں ہزیمت اٹھانا پڑی۔ حضور اقدس کی بعثت کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی جو آسمانی مہم جاری ہوئی اور اس پر عیسائی چرچ نے جو ردعمل ظاہر کیا نیز عیسائیت کی عالمگیر سرگرمیاں آجکل جس نہج پر جاری ہیں ان سب باتوں کو اس تقریر میں تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

مجھے اس وقت جس موضوع پر اظہار خیال کرنا ہے وہ ہے:-

"عیسائیت کی عالمگیر سرگرمیاں اور عالم اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ"

موجودہ زمانہ میں عیسائیت کی عالمگیر سرگرمیوں کا ذکر کرنے سے قبل ان سرگرمیوں کی نوعیت اور عالم اسلام کے لئے ان میں پوشیدہ خطرات کو واضح کرنے کی خاطر ان کے پس منظر پر روشنی ڈالنا ضروری ہے کیونکہ عیسائی چرچ کی یہ سرگرمیاں آج سے ایک صدی قبل کے زمانہ کی سرگرمیوں سے یکسر مختلف اور بظاہر بے ضرر ہونے کے باوجود عالم اسلام کے لئے از حد مضرت رساں اور خطرناک ہیں۔

عیسائیت کی عالمگیر سرگرمیوں کا پس منظر

ان سرگرمیوں کے پس منظر کے طور پر یہ بتانا ضروری ہے:-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں آخری زمانہ میں اسلام کے از سرِ نو احیاء اور غلبہ کے لئے امت میں مسیح موعود کے مبعوث ہونے کی بشارت دی وہاں مسیح موعود کا ایک بنیادی کام یہ بیان فرمایا۔

فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

یعنی مسیح موعود صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ صلیب کو توڑنے سے مراد یہ تھی کہ مسیح موعود عیسائیت کے عقائد باطلہ کے زور کو توڑ کر ان کی بجائے اسلام کے عقائد حقہ کو غالب کرے گا اور خنزیر صفت لوگوں سے ہر قسم کی پلیدی دور کر کے انہیں پاک و صاف اور مطہر بنائے گا اس حدیث میں جہاں مسیح موعود کے مبعوث ہونے کی بشارت دی گئی تھی وہاں اس میں یہ واضح اشارہ مضمر تھا کہ آخری زمانہ میں عیسائیت کو بہت عروج حاصل ہوگا یہاں تک کہ وہ پورے کرۂ ارض پر چھا جائے گی۔ اُس وقت مسلمان انتہائی کسمپرسی اور بے بسی کے عالم میں ہوں گے اُس وقت اور اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ مسیح موعود کو مبعوث کر کے عیسائیت کے اس غلبہ کو توڑنے اور اس کی بجائے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے سامان کرے گا۔

مشرقی ملکوں پر عیسائی مشنریوں کا دھاوا

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا۔ صدیوں پر پھیلے ہوئے مسلمانوں کے زوال و انحطاط اور اضمحلال و اختلال کے بعد انیسویں صدی عیسوی میں مغرب کی عیسائی طاقتیں سائنس، ٹیکنالوجی اور دیگر مادی علوم میں ترقی کر کے اپنے علمی تفوق کی بناء پر مشرقی ممالک پر چھاتی اور ان پر قبضہ جماتی چلی گئیں۔ مغرب کے اس سیاسی غلبہ و استیلاء سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں کے عیسائی چرچ میں بھی ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوا اور اس نے اسلامی ممالک سمیت پورے مشرق کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کے خواب دیکھنا شروع کر دیئے چنانچہ عظیم سرمایہ سے متعدد مشنری سوسائٹیاں معرض وجود میں لا کر اور عیسائی مشنریوں کی ایک عظیم فوج تیار کر کے مشرق پر دھاوا بول دیا گیا۔ یہ مشنریز افریقہ اور پھر مشرق وسطیٰ سے لے کر مشرق بعید کے آخری سرے تک تمام ممالک میں پہنچ کر ہر قوم اور نسل کے لوگوں کو دھڑا دھڑ عیسائی بنانے لگے۔

ہندوستان کو عیسائی بنانے کا خطرناک منصوبہ

مشرق کے حالات کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد چرچ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر پورے ہندوستان کو جو اُس وقت برطانیہ کے زیر نگیں تھا کسی طرح عیسائی بنا لیا جائے تو عیسائیت پورے ایشیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی جائے گی۔ چنانچہ اس خیال کے پیش نظر مغرب کی تمام مشنری سوسائٹیز نے مل کر انیسویں صدی کے وسط میں ہندوستان کی پوری آبادی کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کا ایک زبردست منصوبہ بنایا۔ اس کے تحت ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں عالی شان گرجوں، مشن ہاؤسوں، عیسائی تنظیموں نیز زنانہ و مردانہ مشن سکولوں، کالجوں اور ہسپتالوں کا ایک جال بچھا دیا گیا۔ اس وقت ہندوستان کے طول و عرض میں عیسائیت کی اس قدر وسیع پیمانہ پر اشاعت کی گئی اور علی الخصوص اسلام کے خلاف جارحانہ انداز کا لٹریچر اس کثرت سے پھیلایا گیا کہ بہت سے لوگوں کے ذہن مسموم ہوئے بغیر نہ رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان میں عیسائیت زور شور سے پھیلنے لگی۔ ہندوستان کو عیسائی بنانے کا یہ ایک انتہائی خطرناک منصوبہ تھا اس کی بازگشت ۱۸۹۴ء کی اُس مشنری کانفرنس میں بھی سنی گئی جو لندن میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں ریورنڈ تھامس ڈاڈسن (Rev THOMAS DODSON) نے کانفرنس کو ایک دفعہ پھر یاد دلایا کہ ایشیا ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں عیسائیت کو غالب کرنے کے لئے ہندوستان کو عیسائی بنانا از بس ضروری ہے۔ اس لئے چرچ کو اپنی پوری طاقت برطانوی ہند کو عیسائی بنانے پر صرف کرنی چاہیئے انہوں نے اپنی تقریر میں کہا:-

"وہ میدانِ جنگ جس پر پوری متمدن دنیا کے روبرو عیسائیت کے تفوق اور بالادستی کا فیصلہ ہونا مقدر ہے وہ ہندوستان کی سرزمین ہی ہے۔ ہندوستان اس وقت انتہائی جدید نوعیت کے ہندومت، بدھ مت اور اسلام کا گڑھ ہے۔ وہاں عیسائیت کا مقابلہ محض نامعقولیت توہم پرستی اور بت پرستی کے وحشیانہ طریقوں سے نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ بجز ہندوستان کے اور کہیں بھی مسیح کی فوج کو عمیق ترین فلسفیوں کے گٹھ جوڑ کر مقابلہ نہیں کرنا پڑا رہا۔" (دی آفیشل رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس آف دی اینگلیکن کمیونین ۱۸۹۴ء)

اپنی کامیابیوں پر عیسائیوں کے شادیانے

عیسائی مشنریز کا زیادہ زور مسلمانوں کو عیسائی بنانے پر تھا۔ عوام تو درکنار عالم دین حافظ قرآن اور سید زادے بھی اسلام ترک کر کے عیسائیت کے حلقہ بگوش ہونے لگے انہوں نے عمامے اتار کر اور داڑھیاں منڈوا کر صلیبیں اپنے گلوں میں لٹکا لیں۔ اسلام ترک کرنے اور عیسائیت قبول کرنے والے ایسے نامی گرامی مسلمانوں کی ایک طویل فہرست مذاہب عالم کی اس کانفرنس میں تقسیم کی گئی جو ۱۸۹۳ء میں امریکہ کے شہر شکاگو میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کانفرنس کے لئے اسلام ترک کر کے عیسائیت قبول کرنے والے عالم دین پادری عماد الدین نے ایک مقالہ تحریر کیا۔ کانفرنس میں اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا۔ پادری عماد الدین نے اس مقالہ میں جلد سارے ہندوستان کے عیسائی ہونے کی بشارت دیتے ہوئے تحریر کیا:-

"اسی طرح اب ہم مسیحی خدا پر یقین اور بھروسہ کر کے کہتے ہیں کہ کسی وقت یہ ملک، انگلستان کے مانند ہونیوالا ہے۔ ہمارے مخالف، ہندو، مسلمان دیانندی، نیچری وغیرہ اگرچہ کیسا ہی زور دکھلاویں اور زبان درازیاں کریں وقت چلا آتا ہے کہ پتہ ندارد ہوں گے۔ صرف مسیحی دین داری یہاں ہوگی یا شرارت نفسانی کے لوگ ملیں گے۔" (کتاب الموسوم بہ "خط شکاگو")

یہ وہی عربی دان پادری عماد الدین سابق عالم دین تھا جو اس سے بھی ۱۸ سال پہلے اپنے ایک مضمون میں جو انگلستان کے رسالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"انٹیلی جنسر" بابت ستمبر ۱۸۷۵ء میں شائع ہوا تھا ہندوستان میں بزعم خود عیسائیت کی مکمل فتح کا ان الفاظ میں اعلان کر چکا تھا:۔

"مسلمانوں کے ساتھ مباحثہ کا سلسلہ عملاً پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور پہنچا بھی ہے کامیابی کے ساتھ خدا کے فضل سے عیسائیوں نے مکمل فتح حاصل کی ہے جب کہ ہمارے مخالف واضح طور پر شکست کھا چکے ہیں اور ان کے دلائل کی نامعقولیت اور کھوکھلا پن پورے طور پر آشکار ہو چکا ہے۔"

عیسائیت کی مزعومہ فتح پر اس کی خوشی اور فخر و تعلی کا یہ عالم تھا کہ اس نے اپنے اس مضمون میں یہ بھی لکھا:۔

"اسلام کے خلاف مزید کتابیں تیار کرنے میں اپنا وقت ضائع کرنا بے فائدہ ہے پچھڑے ہوئے دشمن کے جسم کو پیروں تلے روندنے سے کیا حاصل؟"

ادھر ہندوستان میں عیسائی مشنری مسلمانوں کو دھڑا دھڑ عیسائی بنا رہے تھے ادھر امریکہ کا نامور عیسائی منادڈاکٹر جان ہنری بیروز ڈی۔ ڈی عیسائیت کے عنقریب اسلامی ملکوں میں غالب آنے کی بشارت کا ساری دنیا میں ڈھنڈورا پیٹ رہا تھا۔ اس نے ۱۸۹۷ء میں اپنے ایک لیکچر میں اعلان کیا:۔

"اب میں اسلامی ملکوں میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار اگر ایک طرف لبنان پر جلوہ فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی صلیب کے نور سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورت حال اس آنے والے انقلاب کا پیش خیمہ ہے جب قاہرہ، دمشق اور تہران خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ میں اور پھر خاص حرم کعبہ میں داخل ہوگی اور بالآخر وہاں اس صداقت کی منادی کی جائے گی کہ۔" ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ حقیقی اور واحد خدا کو اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔"

(بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲)

اس اندوہناک صورت حال پر دردمند مسلمانوں کا مضطرب ہونا ایک قدرتی امر تھا انہی میں سے ایک نواب محسن الملک بھی تھے۔ انہوں نے بڑے ہی درد بھرے دل کے ساتھ کہا:۔

"مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ کیا بلحاظ قوم اور کیا بلحاظ مذہب ہم موت کے منہ میں جا رہے ہیں... تاوقتیکہ خدا اصلاح احوال کے سلسلہ میں کوئی معجزہ نہ دکھائے ہم مسلمان کالعدم ہونا چاہتے ہیں اور ہم اس انجام کو پہنچنے کے مستحق بن چکے ہیں۔ قبل اس کے کہ وقت ہاتھ سے نکلے اصلاح احوال کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور رونما ہونی چاہیئے۔"

(دی کنورشن آف انڈیا مصنفہ جارج سمتھ صفحہ ۲۲۲)

اسلام کی تائید میں آسمان سے ظاہر ہونیوالا عظیم الشان معجزہ

ایسے نازک وقت میں جبکہ برصغیر میں مسلمانوں کو عیسائیت کی یلغار کے آگے اسلام کا صفایا ہوتا دکھائی دے رہا تھا اور اسلام کا درد رکھنے والوں کی نگاہیں رہ رہ کر آسمان کی طرف اٹھ رہی تھیں اور ان کی روحیں پکار رہی تھیں کہ خدا تعالیٰ عیسائیت کا زور توڑنے اور اپنے پسندیدہ دین یعنی اسلام کو کالعدم ہونے سے بچانے کے لئے آسمان سے کوئی معجزہ ظاہر کرے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اسلام کی تائید و نصرت کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرمایا اور مبعوث بھی فرمایا قضیۂ زمین بر سر زمین کی غرض سے خاص ہندوستان کی سرزمین میں جہاں مغرب کے عیسائی مشنریوں نے پورے ہندوستان کو عیسائیت کی آغوش میں لانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی تھی۔ آپ نے نہایت درجہ محکم دلائل اور تازہ بتازہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ مروجہ عیسائیت کا بطلان ثابت کر کے اور اس کے بالمقابل اسلام کی صداقت کو روز روشن کی طرح آشکار فرما کے عیسائی پادریوں کے ایسے دانت کھٹے کئے کہ انہیں الٹے پیر لینے کے دینے پڑ گئے۔ آپ نے عیسائیوں کو مقابلہ کی دعوت دے کر نقارہ پر ایسی زبردست چوٹ لگائی کہ اس کی گرج دار گونج کے آگے فتح کے شادیانے بجانے والے عیسائی پادریوں کی تقریریں یکدم خاموش ہو گئیں۔ اور وہ جو شادیانے بجا رہے تھے اپنی ناکامی اور رسوائی پر ماتم کرنے لگے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ ان کی وہی حالت ہوئی

ایک دم میں غم کدے ہو جائیں گے عشرت کدے
شادیاں جو کرتے تھے پیٹیں گے ہو کر سوگوار

عیسائیت کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان خدمت اسلام کو مسلمانوں نے بنظر استحسان دیکھا اور اس امر پر کمال ممنونیت کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں بہت پرزور الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ چنانچہ آپ کے وصال پر مشہور مصنف و ادیب جناب مرزا حیرت دہلوی نے لکھا:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔"

(اخبار کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

عیسائیت کے چنگل میں جانے سے مسلمانوں کو بچانے کے سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد ایڈیٹر اخبار "وکیل" امرتسر نے اس پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا:۔

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اس لئے وہ ہرگز قلب سے نسیاً منسیا نہیں ہو سکتی.... اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔"

(اخبار "وکیل" امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

اسی طرح جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ترجمۂ قرآن کے دیباچہ میں نور محمد صاحب نقش بندی چشتی نے عیسائیوں کا مقابلہ کرنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ لکھا اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

اگرچہ پادریوں کو انگریزوں کی حمایت اور پشت پناہی حاصل تھی لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ ان کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اس طرح مرزا غلام احمد نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک پادریوں کو شکست دے دی۔

(ملاحظہ ہو دیباچہ مذکور کا صفحہ ۳)

یہی نہیں بلکہ خود عیسائیوں کو اس امر کا اعتراف کرنا پڑا کہ اگر جماعت احمدیہ میدان میں نہ آتی تو یسوع کی ذات کے بارہ میں مسیحی اعتقاد سے مسلمانوں کا متفق ہو جانا بعید نہ تھا لیکن جماعت احمدیہ نے درمیان میں آکر بنا بنایا کھیل بگاڑ کر رکھ دیا۔ چنانچہ اس زمانہ کے مشہور عیسائی مصنف کینتھ کریگ (KENNETH CRAGG) اپنی کتاب "دی کال آف دی منارٹ" (THE CALL OF THE MINARET) میں لکھتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ جس حد تک اپنا اثر پھیلانے میں کامیاب رہی ہے (اور یہ ہے بھی تبلیغ کے میدان میں بہت پیش پیش) اس حد تک اس نے یسوع کی ذات کے متعلق مسیحی عقیدہ کے ساتھ مسلمانوں کی رہی سہی وابستگی کو پاش پاش کر ڈالا۔

.... بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ نے عیسائیت کے بارہ میں مسلمانوں کے رویہ کو ایک ایسی جہت عطا کی ہے جو عیسائیت سے زیادہ سے زیادہ علیحدگی اور دوری کی جہت ہے اور یہ وہ جہت ہے جو مذہبی اعتبار سے مسلمانوں کی عیسائیت سے بے نیازی اور ان کی اپنی جگہ خود کفالت پر دلالت کرتی ہے۔ ہمارے لئے یہ امر بہت ہی افسوسناک ہے کہ مسلمانوں کی واسع الاعتقادی کو رام کرنے میں ہماری کوششیں بارآور نہیں ہو سکیں مسیحیت کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات میں سہولت اور آسانی کی بجائے اور زیادہ بگاڑ کی صورت پیدا ہوئی ہے..... (اس کی وجہ یہ ہے کہ) اگرچہ مسیح تو کہتا ہے کہ دیکھو! میں دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں۔ (مکاشفہ باب ۳ آیت ۲۰) لیکن جماعت احمدیہ ہے کہ (مسلمانوں کے گھروں میں مسیح کے داخل ہونے میں) رکاوٹوں پر رکاوٹیں ڈال رہی ہے یا بالفاظ دیگر وہ گھروں کو اچھی طرح بند کر کے مسلمان مکینوں کو اور زیادہ پچھلے حصوں کی طرف دھکیل رہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(تاکہ وہ مسیح کی آواز اور دستک کو نہ سن سکیں)"

(دی کال آف دی مناریٹ مصنفہ کینتھ کریگ ص۲۵۱)

ایک اہم سوال اور اس کا جواب

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ انیسویں صدی کے اواخر میں مسلمان عیسائیت کی یلغار روکنے میں کیوں ناکام رہے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیونکر اس طوفان بلاخیز کا منہ پھیر کر خود عیسائی کیمپ میں کھلبلی مچا دی؟۔

عیسائی مشنریز کی کامیابی کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں نے مرورِ زمانہ کی وجہ سے خود بائبل اور مروجہ عیسائیت کے زیر اثر یہ عقیدہ اپنا لیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پائے بغیر زندہ ہی آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے اور وہ اسی جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانہ میں دوبارہ زمین پر نازل ہوں گے اور اسرائیلی نبی ہونے کے باوجود اُمت مسلمہ کی اصلاح کریں گے۔ مزید برآں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ امر بھی منسوب کر رکھا تھا کہ وہ واقعی مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ اسی طرح نسخ فی القرآن اور قتلِ مرتد ایسے غیر اسلامی عقائد بھی انہوں نے اپنا رکھے تھے۔ ان غلط عقیدوں سے عیسائی پادریوں نے مسیح کی الوہیت ثابت کرنے اور ان کا نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونا اور پوری نوعِ انسانی کا اصلی اور آخری نجات دہندہ ہونا ثابت کرنے میں خوب فائدہ اٹھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ مسلمانوں کو دھڑا دھڑ عیسائی بناتے اور اپنی فتح کے ڈنکے بجاتے چلے گئے۔

ایسے نازک موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خود اُمتِ محمدیہ میں سے مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نہیں بلکہ خود اناجیل کے واضح حوالوں کی رو سے مسیح علیہ السلام کا صلیب پر سے زندہ اترنا اور طویل عمر پا کر طبعی موت سے وفات پانا ثابت کیا اور عیسائی پادریوں کو مقابلہ کی دعوت دے کر اور صدہا آسمانی نشان دکھا کر ان کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ انہیں راہ فرار اختیار کرتے ہی بنی اور ان کے سارے ہندوستان کو عیسائی بنانے کے خواب مٹی میں ملے بغیر در رہے پھر یہی نہیں آپ کی قائم کردہ جماعت یعنی جماعت احمدیہ نے خود مغربی ممالک میں تبلیغی مشن قائم کر کے اور وہاں عیسائی عقائد کے پرخچے اڑا کر اسلام کی صداقت کو اس شدّ و مد سے آشکار کیا کہ مغربی عوام کا عیسائیت کے باطل عقائد پر سے ایمان اٹھتا چلا گیا۔ اُدھر سائنس اور فلسفہ نے بھی ان کے مذہب کی بنیاد کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے عبادت کے لئے گرجاؤں میں آنا اس حد تک ترک کر دیا کہ وہاں اب گرجاؤں کی عمارات بے مصرف ہونے کی وجہ سے مسلسل فروخت ہو رہی ہیں۔ ساری دنیا کو عیسائی بنانا تو کجا عیسائیت خود اپنے گڑھ یعنی مغربی ممالک میں ناکام ہو چکی ہے۔

عیسائی چرچ کی نئی حکمت عملی

جماعت احمدیہ کے ہاتھوں زک اٹھانے، دلائل کے میدان میں شکستِ فاش سے دوچار ہونے اور عیسائیت کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے سنہری خوابوں کے خاک میں ملنے کے بعد مغرب کے عیسائی چرچ نے بشدت یہ محسوس کیا ہے کہ اس کے لئے ایک نیا مسئلہ یہ اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ مسلمانوں کو عیسائی بنانا تو دور کی بات ہے عیسائیت سے بدظن ہونے والے اہلِ مغرب کو اسلام کی آغوش میں جانے سے کیونکر روکا جائے۔ چنانچہ اس نئی صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے عیسائی دانشوروں نے سر جوڑ کر عیسائیت کو اس نئے خطرہ سے بچانے کے لئے ایک بہت وسیع اور گہرا منصوبہ تیار کیا ہے مقصد اس منصوبہ کا یہ ہے کہ ایک طرف مغربی عوام کو جو عیسائیت سے بدظن ہو چکے ہیں۔ اسلام کی آغوش میں جانے سے بچایا جائے۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کے عیسائیت کے قریب آنے میں جو زبردست روک پیدا کر دی ہے خود مسلمانوں کو جماعت احمدیہ سے متنفر کر کے اس روک کو دور کیا جائے اور اس طرح مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کر کے انہیں عیسائیت کے دوبارہ قریب لایا اور عیسائیت کے بچھائے ہوئے جال میں پھنسایا جائے۔

چنانچہ عیسائی چرچ نے عالمی سطح پر نئی حکمتِ عملی یہ اختیار کی ہے کہ اسلام پر براہ راست حملہ کرنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق توہین آمیز رویہ اختیار کرنے کی بجائے اسلام کے حق میں کتابیں لکھی جائیں اور مذہبی پیشوا کی حیثیت سے آپؐ کی عظمت کو اُجاگر کر کے ان عقائد کو عین اسلام قرار دیا جائے جن کی اصلاح کر کے جماعت احمدیہ نے عیسائیت کے پاؤں تلے سے زمین نکال دی ہے اور پھر ان عقائد کی آڑ میں اسلام پر درپردہ اعتراض کئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں آج سے صدی ڈیڑھ صدی قبل تک جان آف ڈیمسکس، ڈانٹے، سیوونا رولا، میلنکتھان، ہوٹنگر، مارا کی، پری ڈیکس، گیگنیئر، والٹیئر، ویل، میور، سپرینگر اور نالڈیک کی کتابیں اسلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے متعلق تھوڑے بہت فرق کے ساتھ انتہائی نازیبا اور دلآزار الفاظ اور ریمارکس سے بھری ہوئی ہیں وہاں موجودہ زمانہ کے عیسائی مستشرقین کا انداز یکسر بدلا ہوا ہے۔ ان میں ڈاکٹر زویمر، ای ڈبلیو بیتھ مین، کینتھ کریگ، مونٹگمری واٹ، روتھ کرنسٹن وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ بھی مستشرقین کی ایک پوری فوج ہے۔ جو بڑی کثرت سے اسلام کے متعلق کتابیں لکھ لکھ کر انہیں وسیع پیمانہ پر دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ ان کی کتابیں من گھڑت قصوں اور اسی طرح نازیبا، توہین آمیز اور دل آزار الفاظ کی بھرمار سے مبرا ہیں بلکہ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی اعلیٰ صلاحیتوں، اخلاق حسنہ اور اسلامی تعلیم کے بعض روشن اور درخشاں پہلوؤں کا تعریف کے رنگ میں تفصیلی تذکرہ ملتا ہے لیکن اُن عقائد کو جن کی احمدیت نے اصلاح کی ہے یعنی حیات مسیح آسمان پر صعود اور دوبارہ نزول اسی طرح احیائے موتیٰ کے معجزات نسخ فی القرآن، قتلِ مرتد، غیر مذاہب کی تبلیغ پر قدغن اور غیر مسلموں کے مساوی شہری حقوق کی نفی کو عین اسلام قرار دے کر انہیں بڑی شدّ و مد کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ امریکہ کے ڈاکٹر زویمر نے تو از روئے اسلام قتلِ مرتد کے جواز میں THE LAW OF APOSTACY IN ISLAM کے نام سے ایک علیحدہ کتاب لکھی ہے۔ اسی طرح ان کی ایک کتاب THE INFLUENCE OF ANIMISM ON ISLAM ہے جس میں انہوں نے پیروں فقیروں، تعویذ گنڈوں اور بدروحوں کے اثرات کو زائل کرنے والے عملیات اور مسلمانوں میں پائے جانے والے قسم ہا قسم کے توہمات پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اسطرح عقائد میں شرک کی آمیزش کو خوب اُچھالا ہے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے تعویذ گنڈوں اور عملیات کی متعدد تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ غرض اس قسم کی کتابوں سے یہ ہے کہ اسلام کو بُرا بھلا کہے بغیر اہلِ مغرب پر یہ اثر ڈالا جائے کہ اسلام وحشت و بربریت اور توہم پرستی کو فروغ دینے والا مذہب ہے تاکہ وہ عیسائیت سے بدظن ہونے کے بعد اسلام قبول کرنے کی طرف مائل نہ ہونے پائیں اور خود پڑھے لکھے مسلمانوں کے دل میں اسلام کی صداقت کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوں۔

تعریف کے پردہ میں خطرناک حملہ کی ایک مثال

اسلام کی تعریف کے پردہ میں موجودہ زمانہ کے مستشرقین کس ہوشیاری سے مسلمانوں کے بعض غلط نظریات کی آڑ لے کر اسلام پر حملہ کر جاتے ہیں اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ امریکی مستشرق ای ڈبلیو بیتھ مین نے اپنی کتاب "برج ٹو اسلام" (BRIDGE TO ISLAM) میں ایک پورا باب "مذہبی آزادی" پر باندھا ہے۔ اس کے شروع میں انہوں نے مذہبی آزادی کی یہ تعریف کی ہے کہ ہر شخص کو یہ آزادی حاصل ہونی چاہیئے کہ وہ جو مذہب چاہے اختیار کرے اس پر عمل پیرا ہو اور اس کا پرچار کر کے دوسروں کو اپنا ہم خیال بنا سکے۔ اس طرح انہوں نے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ ایک مذہبی اقلیت کا یہ حق مسلّم ہونا چاہیئے کہ وہ پُر امن تبلیغ کے ذریعہ خود کو اکثریت میں بدل سکتی ہے۔

اس کے بعد انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام مذہبی رواداری کا زبردست علمبردار ہے اس بارہ میں اسلامی تعلیم پیش کرنے کے علاوہ انہوں نے مسلمان حکومتوں کی اپنی غیر مسلم رعایا کے ساتھ رواداری اور فراخدلی کی متعدد مثالیں پیش کی ہیں اور یہاں تک لکھا ہے کہ ازمنہ گذشتہ کی فاتح اقوام میں سے کوئی قوم بھی مفتوح اقوام کے ساتھ عربوں جیسا مروت اور احسان کا سلوک نہیں کر سکی۔ عربوں نے غیر مسلموں کے ساتھ اپنے فراخدلانہ حسنِ سلوک کی وجہ سے ثابت کر دکھایا کہ وہ دنیا کی سب سے زیادہ فراخدل فاتح قوم ہیں اس کی ایک مثال انہوں نے یہ دی ہے کہ صلیبی جنگوں سے پہلے یوروشلم کے مقدس مقامات فرنگ قوم کے زیر انتظام تھے۔ انہوں نے اکثریت کے گھمنڈ میں مصری عیسائیوں کو ملحد قرار دے کر یوروشلم میں ان کے داخلہ پر پابندی لگا دی تھی جس کی وجہ سے مصر کے عیسائی مقدس مقامات کی زیارت نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن صلیبی جنگوں کے نتیجہ میں جب یوروشلم مسلمانوں کے قبضہ میں آیا تھا تو یہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے یوروشلم کے مقدس مقامات کی زیارت سب کے لئے عام کر دی اور اعلان کیا کہ بلا تفریق و امتیاز ہر ملک کے عیسائی اپنے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے آزادانہ یوروشلم آ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے دورِ اقتدار میں مصری عیسائیوں کی سُنی گئی اور انہیں بھی مقدس مقامات کی زیارت کرنے کی کھلی اجازت ملی۔

اسلامی رواداری کی تعریف کرنے اور اس کی درخشاں مثالیں دینے کے بعد مسٹر ای۔ ڈبلیو بیتھ مین نے قتلِ مرتد اور غیر مسلموں کے حق تبلیغ پر قدغن کے غلط نظریات کی آڑ لے کر صرف دو مختصر سے فقروں میں اسلام پر ایسا وار کیا ہے کہ جس سے متاثر ہو کر اہلِ مغرب عیسائیت سے بیزار ہونے کے باوجود اسلام سے بھی متنفر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"اسلام میں مذہبی آزادی کا فقدان ہے۔ ہاں رواداری کا وہ ضرور حامی ہے۔ رواداری مروت یا رعایت کی آئینہ دار ہوتی ہے جبکہ مذہبی آزادی کو ایک حق کی حیثیت حاصل ہے اور اس حق کی کما حقہٗ ادائیگی ضروری ہے۔"

(برج ٹو اسلام ص۸۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعریف کے پل باندھنے کے بعد مسٹر مینٹھ مین نے ان دو مختصر سے فقروں میں اہل مغرب کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ اسلام دوسرے مذاہب کو ازراہ ترحم اپنی ہستی برقرار رکھنے کی اجازت تو دیتا ہے لیکن تبلیغ پر قدغن لگا کر اور مرتد کو قتل کر کے مذہبی آزادی کے اصل حق کو سلب کر لیتا ہے۔

یہ محض ایک مثال ہے ورنہ فی زمانہ مغرب میں شائع ہونے والی کتب میں سے اس امر کی بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں کہ اس زمانہ کے عیسائی مستشرق نئے منصوبہ کے تحت کسطرح عام مسلمانوں کے بعض غلط نظریات کو عین اسلام قرار دے کر انہیں اسلام کے خلاف استعمال کر رہے ہیں وہ اسلام کی تعریف کرتے کرتے غلط نظریات کی آڑ میں درپردہ ایسا اعتراض کر جاتے ہیں کہ جس سے اہل مغرب اور خود جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ذہن اسلام کے خلاف مسموم ہوئے بغیر نہیں رہتے

مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکانے کی مہم

ایک اور مہم چرچ کی نئی حکمت عملی کے تحت عیسائی مستشرقین نے یہ شروع کر رکھی ہے کہ وہ آج کل بڑی کثرت سے اسلام پر جو کتابیں شائع کر رہے ہیں ان میں اسلام کی تو وہ بڑی حد تک تعریف کرتے ہیں لیکن ساتھ کے ساتھ عیسائیت کے مفید مطلب مسلمانوں کے اُن عقائد و نظریات کو جن کی اصلاح جماعت احمدیہ نے کی ہے اصل اسلام قرار دے کر جماعت احمدیہ کو ملحد ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ عام مسلمان جماعت احمدیہ کے حقیقی اسلامی عقائد سے متاثر ہو کر عیسائیت سے دور نہ چلے جائیں اور پھر انہیں عیسائی یا نیم عیسائی بنانا سرے سے ہی ناممکن نہ ہو جائے۔

چرچ کو جماعت احمدیہ پر غصہ یہ ہے کہ اس نے مسیح علیہ السلام کے متعلق عام مسلمانوں کے عقیدہ کو جو عیسائیوں کے عقیدہ کے قریب تر اور اس سے ملتا جلتا ہے خلافِ اسلام قرار دے کر اس مماثلت کو ختم کر دیا ہے اور اس طرح اس کے منہ سے اس کا شکار چھین لیا ہے۔ چنانچہ مشہور عیسائی مصنف مسٹر کینتھ کریگ چرچ کے اس غصہ کی نشاندہی کرتے ہوئے اپنی کتاب COUNSELS IN CONTEMPORARY ISLAM میں لکھتے ہیں:۔

"مختصر یہ کہ اپنے بانی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احمدیوں کی تحقیقی کاوش کا مدعا یہ ہے کہ کٹر اور لکیر کے فقیر مسلمانوں نے بعض روایات کا سہارا لے کر اپنے عقائد میں جن مسیحی مضمرات کو داخل کر رکھا ہے انہیں ان مسیحی مضمرات سے یکسر پاک کر کے اسلامی عقائد کو پھر اپنی ذات میں مکمل منفرد اور خود کفیل بنا دیا جائے۔"

(کونسلز ان کنٹمپریری اسلام صفحہ ۱۶۱)

اس کے بعد مسٹر کریگ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق جماعت احمدیہ کے اسلامی عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"احمدیوں کے نقطۂ نظر کے مطابق مسیح کو صلیب پر تو لٹکایا گیا لیکن صلیب پر ان کی جان نہیں نکلی۔ وفات واقع نہ ہونے کے باوجود انہیں ایک قبر میں رکھا گیا تاہم زخموں کو مندمل کرنے والے مرہم کے اثر سے وہ صحت یاب ہونے کے بعد قبر سے باہر نکل آئے۔ ہندوستان پہنچ کر وہ ایک مصلح اور نبی کی حیثیت سے بڑھاپے کی عمر تک زندہ رہے۔ کشمیر میں سری نگر کے قریب ان کا مقبرہ بھی دریافت ہو گیا ہے۔ اس عقیدہ سے مسیح کی تمام ورا الورا حیثیت و اہمیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے اور پاک کرنے اور نجات دلانے والی صلیب کا اور مسیح کے مر کر جی اٹھنے کا پورا کلیسیائی تصور نظر انداز ہوئے بغیر نہیں رہتا۔"

(کونسلز ان کنٹمپریری اسلام صفحہ ۱۶۱)

اس کے بعد انہوں نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کا کہنا یہ ہے کہ ان کے اس عقیدہ سے مسیحی عقائد کا پورا ڈھانچہ متزلزل ہو کر زمین پر آ رہتا ہے اور عیسائی دنیا میں اسلام کے فتحیاب ہونے کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔

اس کے بالمقابل مسٹر کینتھ کریگ مسیح علیہ السلام کے بارہ میں عام مسلمانوں کے عقیدہ کا ذکر کرتے اور جماعت احمدیہ کے عقیدہ کو الحاد قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"کٹر مسلمانوں کے عقیدہ کی رُو سے مسیح کو مرنے سے صلیب ہی نہیں دی گئی۔ صلیب دیئے جانے کے وقت خدائی تصرف کے ماتحت مسیح کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا گیا۔ آسمان سے وہ دین کی شوکت اور عظمت کو قائم کرنے کے لئے دوبارہ زمین پر نازل ہوں گے۔ اُسی مسیح کے دوبارہ آنے اور دین کو سربلند کرنے کا نظریہ قرآنی نہیں بلکہ ایک روایتی نظریہ ہے لیکن اس کا انکار یقیناً الحاد کے ذیل میں آتا ہے۔"

(کونسلز ان کنٹمپریری اسلام صفحہ ۱۶۱)

مسٹر کریگ کی یہ عجیب منطق ہے کہ جو نظریہ قرآن سے ثابت نہیں بلکہ جس کی حیثیت روایتی ہے اس کا انکار الحاد شمار ہونا چاہیئے۔ وہ کیوں نہ اسے الحاد شمار کریں۔ جبکہ اس انکار سے عیسائی عقائد کی پوری عمارت دھڑام سے زمین پر آ رہتی ہے۔ ان کا مقصد تو عام مسلمانوں کے روایتی عقیدہ کو اصل اسلام قرار دے کر جماعت احمدیہ کو ملحد ثابت کرنا ہے تاکہ مسلمان عوام جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی طرف مائل نہ ہوں اور ان کا شکار ان کے ہاتھ سے نکلنے نہ پائے۔

ایک اور مشہور برطانوی مستشرق مسٹر مانٹگمری واٹ نے بھی اپنی کتب میں یہی اسلوب اختیار کیا ہے۔ وہ بھی عام مسلمانوں کے بگڑتے ہوئے نظریات کو اصل اسلام قرار دے کر جماعت احمدیہ کو ملحد اور بدعتی قرار دینے میں مسٹر کریگ کے ہمنوا نظر آتے ہیں۔ انہوں نے قرآن مجید کے تحریف سے پاک ہونے کے بارہ میں شبہات پیدا کرنے کی غرض سے ناسخ و منسوخ اور قرآن مجید کی مختلف قرأتوں کے مسائل کو خوب اُچھالا ہے اور اسے خالص اسلامی عقیدہ قرار دے کر لکھا ہے کہ صرف جماعت احمدیہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتی ہے لیکن وہ تو ایک جدید ملحد اور بدعتی فرقہ ہے اس کا اصل اسلام سے کوئی تعلق نہیں چنانچہ وہ اپنی کتاب BELL'S INTRODUCTION TO THE QURAN میں لکھتے ہیں:۔

"اکثر و بیشتر ایک عام مسلمان سات قرأتوں کی موجودگی سے قطعی نابلد ہے۔ ہاں احمدیوں کا جدید بدعتی فرقہ پراپیگنڈے اور تبلیغ کے مفاد کے پیش نظر قرآن کے عثمانی نسخہ سے قبل پائے جانے والے ایک دوسرے سے مختلف متعدد نسخوں کی موجودگی سے انکار کی طرف مائل نظر آتا ہے۔"

(بیلز انٹروڈکشن ٹو دی قرآن صفحہ ۵)

اس اسلوب سے مسٹر مانٹگمری واٹ نے اپنے ہم عصر دوسرے مستشرقین کی طرح درپردہ ایک خاص تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک طرف تو وہ قرآنی متن کی صحت کا اعتراف کرتے دکھائی دیتے ہیں اور دوسری طرف باہم ایک دوسرے سے مختلف متعدد نسخوں کی موجودگی پر اصرار کر کے درپردہ قرآنی وحی میں تحریف کے امکان کو تقویت دینا چاہتے ہیں۔

فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے کی کوشش

اس تسلسل میں چرچ نے دیگر اسلامی فرقوں کو بھی ایک دوسرے سے پھاڑنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ مختلف چرچ خود تو ایکومنزم (ECUMENISM) کی تحریک پر زور دے کر اور ورلڈ کونسل آف چرچز کا قیام عمل میں لا کر تمام عیسائی فرقوں کو متحد کرنے اور اس طرح اسلام کے خلاف متحدہ محاذ بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور دوسری طرف بڑی کثرت سے اسلام پر ایسی کتابیں شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے جن میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں منقسم ہونے اور ایک دوسرے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا بڑی شد و مد کے ساتھ ذکر ہوتا ہے اور اس طرح ان کے مابین فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس کی مثال مسٹر مونٹگمری واٹ کی کتاب "وٹ از اسلام" (WHAT IS ISLAM) کے صفحہ ۱۵۳ پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ جس میں انہوں نے مختلف اسلامی فرقوں کے عقائدی اختلافات کا ذکر کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اسلام کو دینِ واحد شمار کرنا مشکل امر ہے کیونکہ جتنے فرقے ہیں اتنے ہی اسلام بھی ہیں۔ انہوں نے یہاں تک لکھا ہے کہ فرقوں کے مابین جن باتوں کو مشترک قرار دیا جا سکتا ہے انہیں ایک غیر جانبدار مبصر کے لئے الفاظ میں بیان کرنا ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہے۔ یہ بھی عیسائی مستشرقین کا ایک خطرناک حربہ ہے جس کے ذریعہ وہ اہل مغرب کو اسلام سے بدظن کرنے میں کوشاں ہیں۔

چرچ کی نئی حکمت عملی کے نتائج و اثرات

الغرض جماعت احمدیہ اور اس کے اصل اسلامی عقائد سے شکست فاش کھانے کے بعد چرچ نے اہل مغرب میں عیسائیت سے بیزاری اور اسلام کی طرف ان کے بڑھتے ہوئے سیلان کو روکنے کی غرض سے جو نئی حکمت عملی اختیار کی ہے اس کی رو سے مغرب کے عیسائی مستشرقین نے اسلام کے خلاف کھلی معاندانہ روش کو ترک کر دیا ہے اور بظاہر وہ اسلام کے حق میں بڑی کثرت سے کتابیں شائع کر رہے ہیں۔ لیکن ساتھ کے ساتھ وہ مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے اور دنیا کی نجات کے لئے ان کے دوبارہ نازل ہونے نیز قتلِ مرتد اور نسخ فی القرآن وغیرہ عقائد کو جن کی جماعت احمدیہ نے اصلاح کی ہے اور اس اصلاح کے نتیجہ میں عیسائیت کے پاؤں تلے سے زمین نکال دی ہے اصل اسلام قرار دے کر اور انہیں بنیاد بنا کر درپردہ اسلام پر خطرناک حملے کر رہے ہیں۔ بہت وسیع پیمانہ پر شائع ہونے والی ان کتابوں کی حیثیت اس میٹھے زہر کی ہے جس کی مٹھاس سے متاثر ہو کر انسان اسے بخوشی کھا لیتا ہے اور رفتہ رفتہ ہلاکت کے منہ میں چلا جاتا ہے مغرب کا عیسائی چرچ اس ایک تیر سے دو شکار کر رہا ہے۔ ایک طرف وہ مغربی ملکوں کے عوام کو جو عیسائیت سے بیزار ہو چکے ہیں اسلام کی آغوش میں جانے سے روک رہا ہے اور دوسری طرف خود پڑھے لکھے اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کر رہا ہے۔

عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ

یہ انتہائی خطرناک صورتِ حال عالم اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے ایک زبردست انتباہ اور لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہیں عیسائی چرچ کی اس گہری اور انتہائی خطرناک چال اور اس کے مضمرات کا احساس کرتے ہوئے مغرب کے عیسائی مستشرقین کو مسلمانوں کا ہمدرد سمجھنا ترک کرنا چاہیئے اور اُن اصل اسلامی عقائد کو اختیار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے جن کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت نے عیسائیت کے طلسم کو پاش پاش کر دکھایا ہے۔ آج حیات مسیح قتلِ مرتد اور نسخ فی القرآن کے عقائد مغربی عوام کے عیسائیت سے بیزار ہونے کے بعد ان کے اسلام کی آغوش میں آنے کی راہ میں روک بنے ہوئے ہیں۔ اور یہی عقائد آج عیسائی مستشرقین کا وہ کارگر ہتھیار ہیں جن سے وہ ہمدردی اور یکجہتی کے پردہ میں نئی روشنی کے پڑھے لکھے مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کر رہے ہیں۔

دوسرے عالم اسلام کو عیسائیت کی ان خفیہ چالوں اور افتراق انگیز سرگرمیوں کا متحدہ طور پر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ باہم ایک دوسرے کو دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار دے کر وہ عیسائیت کی ان عالمگیر سرگرمیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہی تو وہ ہتھیار ہے جسے استعمال کر کے عیسائی چرچ مسلمانوں میں افتراق کے بیج بو رہا ہے اور انہیں عیسائیت کے مقابلہ میں متحد ہونے سے روک کر اپنے کلی استیصال کے اُس یوم موعود کو ٹالنے کی کوشش کر رہا ہے جس کی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت زوردار الفاظ میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ وہ دن ضرور آئے گا جب عالم اسلام عیسائی چرچ کی ان خفیہ سرگرمیوں سے آگاہ ہو کر اور اس کے پیشکردہ میٹھے زہر کی ہلاکت آفرینی کا احساس کر کے عیسائیت کے مقابلہ کی اُس حقیقی راہ کی طرف آئے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں پیش کی ہے اور عیسائیت کے کلی استیصال سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی بہ تمام و کمال ضرور پوری ہو گی اس کے پورا ہونے کے آثار دن بدن نمایاں سے نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ میں حضور علیہ السلام کی اس پیشگوئی پر ہی اپنی ان معروضات کو ختم کرتا ہوں۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے.... میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر و توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کر دوں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہو گا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔

قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ، کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے، بلکہ مستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(الاشتہار مستبشرًا بوحی اللہ الغفار۔ مورخہ ۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

جرمن ادویات سے تیار کردہ
"پیور بے بی ٹانک"
سے سوکھے، پتلے، دُبلے اور پیلے بچے صحتمند توانا اور ہنس مُکھ بن جاتے ہیں
شاہ ہومیو پیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیروں کی نظر میں

(۱) حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف نے فرمایا:۔

"حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حق پر ہیں اور اپنے دعویٰ میں راست باز اور صادق ہیں۔ آٹھوں پہر اللہ تعالےٰ حق سبحانہٗ کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں اور اسلام کی ترقی اور دینی امور کی سربلندی کے لئے دل و جان سے کوشاں ہیں، میں ان میں کوئی مذموم اور قبیح چیز نہیں دیکھتا اگر انہوں نے مہدی اور عیسےٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی ایسی بات ہے جو جائز ہے۔" (اشارات فریدی جلد سوم صفحہ ۱۷۹ ترجمہ از فارسی)

(۲) نیز جناب مولانا ابوالکلام فرماتے ہیں:۔

"کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق و عادات اور کیا بلحاظ خدمات و حمایت دین مسلمانانِ ہند میں ان کو ممتاز و برگزیدہ اور قابلِ رشک مرتبہ پر پہنچایا۔"

(اخبار وکیل امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

(۳) جناب مولانا ابوالکلام آزاد ایڈیٹر اخبار "وکیل" امرتسر ـــــ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر۔ "موت عالم" کے عنوان سے رقمطراز ہیں:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو، وہ شخص جو مافی عجائبات کا مجسم تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں، وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا ہے..... دنیا سے اُٹھ گیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے، یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں۔"

(۴) از دیباچہ ترجمۃ القرآن اشرف علی صاحب تھانوی:۔

"مسیح موعود کے ذمہ ایک اہم فریضہ کسرِ صلیب بھی تھا۔ اس سلسلہ میں مولانا تھانوی صاحب کا بیان ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں:۔

"ولائیت کے انگریزوں نے روپے کی بہت مدد کی اور آئندہ مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا ظلم برپا کر دیا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور پادری اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسےٰ جس کا نام تم لیتے ہو۔ دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکا ہے اور جس عیسےٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں....

اس ترکیب سے اس نے نصرانیوں کو اتنا تنگ کیا، کہ ان کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولائیت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔" (دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۳)

(۵) جناب مولانا ابوالنصر غلام یٰسین آہ، برادر مولانا ابوالکلام آزاد اپریل ۱۹۰۵ء میں قادیان تشریف لائے اور واپسی پر اپنے تاثرات اخبار وکیل امرتسر میں بدیں الفاظ شائع فرمائے:۔

"میرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے آنکھوں میں خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے اور باتوں میں ملائمت ہے طبیعت منکسر مگر حکومت خیز، مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری کی شان نے انکساری کی کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے۔ بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں۔ جسم مضبوط اور منحنی ہے۔ سر پہ پنجابی وضع کی سفید پگڑی باندھتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔ عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے۔ مرزا صاحب کے مریدوں میں میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں خوش اعتقاد پایا۔" (اخبار وکیل امرتسر ۱۹۰۵ء)

(۶) مشہور صحافی جناب منشی سراج الدین صاحب بانی "زمیندار" اخبار لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں اپنی چشم دید گواہی دی کہ:۔

"ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔ ۱۸۷۷ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپ کے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی۔ ان دنوں میں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محوِ مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بہت کم گفتگو کرتے تھے۔" (اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء)

(۷) "احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص عزت و وقار حاصل نہ کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص و صداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھیں۔ کیا یہ جذبۂ خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر اسے اپنی ہادی و مرشد کی صداقت پر یقین نہ ہو اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا تھا اگر وہ خود اپنی جگہ صادق و مخلص نہ ہوتا۔

بہر حال اس سے انکار ممکن نہیں کہ مرزا صاحب بڑے مخلص انسان تھے اور یہ محض ان کے خلوص کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی بے عمل جماعت میں عملی زندگی کا احساس پیدا ہوا اور ایک مستقل حقیقت بن گیا

دمید دانہ و بالید و آشیانہ گرفت"

از علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر ماہنامہ "نگار" (ماہنامہ "نگار" لکھنؤ اگست ۱۹۵۹ء)

(۸) جناب شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب مدیر رسالہ "تہذیب النسواں" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر رقمطراز ہیں:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے ہم انہیں مذہبیاً مسیح موعود تو نہیں مانتے۔ لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔" (رسالہ تہذیب النسواں لاہور ۱۹۰۸ء)

مرسلہ عبدالمالک، نمائندہ خالد / تشحیذ الاذہان"

امامِ آخر الزّمان کی بعثت اور اس کا مقصد

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلّغ مغربی افریقہ و فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کیا ہے یہ ہم سے ذرا سُن لیجئے
شعر ہیں یہ سب پُر از صدق و صفا سُن لیجئے

شرط یہ ہے بندۂ زہد و تقیٰ ہو کر سنیں
تنگ ظرفی اور تعصّب سے جدا ہو کر سنیں

احمدیت لاجرم کوئی نیا مذہب نہیں
ہے یہ سرکارِ دو عالم کا ہی حزبِ آخریں

احمدیت کا فقط تبلیغ دیں مقصود ہے
اس کا مطلب ہی بشر کی خدمت و بہبود ہے

احمدی سب دل سے ہیں خدّامِ ختمُ المرسلیں
کلمۂ توحید پر ہے ان کا ایمان و یقیں

احمدی حق و صداقت کے علمبردار ہیں
دشمنِ قرآں کے آگے آہنی دیوار ہیں

احمدی ہیں رفعتِ اسلام کا زندہ نشاں
احمدی ہیں جانثارانِ محمدؐ بے گماں

صاف دل ہیں چاہتے ہیں ہر مسلماں کا بھلا
مشرق و مغرب میں ہیں مصروفِ تبلیغِ ہدیٰ

دیں کو دنیا پر وہ رکھتے ہیں مقدم ہر گھڑی
کرتے ہیں طاعت ہمیشہ اک امامِ وقت کی

خالق و مالک ہے اللہ صمد اللہ احد
ربِّ رحمٰن و رحیم و حیّ و قیّوم و صمد

ذات سے جس کی ہے قائم یہ جہانِ بے ثبات
اک کُن سے جس نے پیدا کی ہے ساری کائنات

مانتے ہیں احمدی قرآں کو ربّانی کتاب
پیروی جس کی ہے واجب سب پہ تا یومِ حساب

نوعِ انساں کے لئے آئینِ کامل ہے یہی
جس سے پا سکتا ہے انساں ہر زماں میں رہبری

ہیں محمدؐ عالمِ انسانیت کے تاجدار
فخرِ موجودات نور و رحمتِ پروردگار

ختم ہے ان پر دو عالم میں رسالت کا مقام
ہیں وہ فخرِ اوّلین و آخریں، فخر الانام

احمدی ہیں قائلِ موتِ مسیحِ ناصری
کرتی ہیں ثابت جسے تیس آیتیں قرآن کی

احمدی کہتے ہیں اب ایسے ہیں اس دنیا کے طور
ہے یقیناً یہ کسی مامورِ ربّانی کا دور

شکر للہ دیں کی تجدید کے بطلِ جلیل
حضرتِ عیسےٰ مسیح و ابنِ مریم کے مثیل

مہدیٔ آخر زماں ہیں قادیاں میں آ چکے
دیں کی تجدید اور تبلیغ بھی فرما چکے

ہیں وہ شاہِ دو جہاں کے وہ غلامِ نامدار
جن کی آمد سے مٹا باطل، ہوا حق آشکار

ان کی بعثت پر نشاں حق نے دکھائے بیشمار
مہر و مہ بھی کر دیئے رمضان میں، ریک و تار

دینِ احمد کا انہوں نے بول بالا کر دیا
نورِ قرآنی سے دنیا میں اُجالا کر دیا

پیشگوئی کے مطابق آئے اپنے وقت پر
دشمنانِ دینِ حق پر پا گئے فتح و ظفر

معجزے ان کے ہیں دنیا کی نگاہوں میں عجیب
حجّت و برہاں سے یکسر توڑ کر رکھ دی صلیب

ہر گنہ ہر زہر کا تریاق ہے اُن کا کلام
جاری ہے دنیا کے ہر خطّہ میں اُن کا فیضِ عام

ان کے انفاسِ مسیحائی میں تھا ایسا اثر
ہو گئے مُردے کئی صدیوں کے زندہ سر بسر

شاہِ دو عالم نے پہچانا انہیں اپنا سلام
کر گئے زندہ وہ آ کر پھر خلافت کا نظام

ان کی روحِ پاک پر ہوں اے خدا لاکھوں سلام
اور رہے حاصل ہمیشہ قربتِ خیر الانام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ
لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷

قد اور وزن کی کیورز

Atropy Cure — کسی عضو کا سوکھا پن
Dwarfishness Cure — بونا پن۔ چھوٹا قد
Enlarged Abdomen Cure — بڑھا ہوا پیٹ
Marasmus Cure — بدن سوکھنا۔ سوکڑے والے بچے
Obesity Cure — موٹاپا۔ بھاری جسم۔

ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔ کیمسٹوں سے 15/- روپے فی کیور
ڈاک سے 5/- روپے زائد۔ لٹریچر فری۔

(خاص سٹاکسٹ)

لاہور :۔ بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی۔
لاہور :۔ افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک یتیم خانہ۔
لاہور :۔ مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال۔
لاہور :۔ خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شالیمار لنک روڈ
فیصل آباد :۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔
ملتان :۔ الطاف میڈیکل ہال صدر بازار۔
جھنگ :۔ خالد میڈیکل ہال کورٹ روڈ۔
کوئٹہ :۔ غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار۔
کراچی :۔ خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر

معیاری کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ بوکا نشان

کوثر ایجنسی

۱۹۴۹ء سے قائم ہے۔ اخبار و رسائل
گھر پہنچانے کا معقول انتظام ہے
ایجنٹ :۔ عبدالرحمٰن خاں احمدی
باسط برادرز
فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

احباب اک نظر اِدھر بھی

میری تصویر تو میرے دادا جان
کے
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ پر ہی نظر آئے گی
حکیم انوار احمد جان ابن
حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷ ؛ پوسٹ بکس ۲۲۲

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس :۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ
لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فیکٹری :۔
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ
فیروزوالا لاہور
پر تشریف لائیں
فون :۔
دفتر ۶۸۱۲۶ گھر ۶۲۹۳۰ فیکٹری ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
لاہور فون ۳۲۴۴۴۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فضل خدا کا سایہ ہمیشہ ہمیشہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوالناصر
کراچی میں
آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب اور پرکشش
زیورات کا مرکز آپ کی اپنی دکان
فون
۶۸۵۵۱۱
الکریم جیولرز
(ایئر کنڈیشنڈ)
بازار فیصل (بالمقابل مینا بازار) کریم آباد چورنگی کراچی
نیز جدید دور کے ڈیزائن آور جڑاؤ و حسب پسند زیورات
آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں
پروپرائٹرز۔ میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

فون ملز ۲۷۹۴۶ — فون آفس ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ فیصل آباد
امپورٹر ——— ایکسپورٹر
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین
جاذب نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند
آفس :۔ مندر گلی۔ ریل بازار۔ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمینِ امریکہ کا پہلا احمدی نو مسلم

الیگزینڈر رسل ویب

صاحب پادری، صحافی، فلپائن میں امریکی سفیر

ایک سعید روح جو حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائی

(مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر۔ وقفِ جدید ربوہ)

مسٹر الگزنڈر رسل ویب امریکہ کی ریاست نیویارک کے شہر ہڈسن میں ۱۸۴۶ء میں پیدا ہوئے ان کے والد مشہور صحافی اور امریکہ کے مشہور اخبار کے ایڈیٹر تھے۔ مسٹر ویب نے کالج کی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد عیسائیت کی مذہبی تعلیم حاصل کی اور مذہبی تعلیم میں اس قدر ترقی کی کہ آپ ایک گرجا کے پادری بن گئے اور رفتہ رفتہ آپ نے عیسوی مذہب کے مطالعہ میں اس قدر کمال حاصل کر لیا کہ آپ ایک عیسائی گروہ کے گرجا کے امام بن گئے اس عرصہ کے دوران آپ نے اپنی تمام تر توجہ عیسائیت کے مطالعہ پر مرکوز رکھی اور جوں جوں آپ کا مطالعہ وسیع ہوتا جاتا آپ اتنے ہی عیسائیت سے بدظن ہوتے جاتے۔ آپ نے محسوس کیا کہ عیسائیت انسانی عقل اور فطرتِ انسانی کا ساتھ نہیں دیتی اور بائبل کی بہت سی باتیں عقل اور سائنس کے خلاف ہیں۔ اور عیسائیت جدید سائنسی ترقی اور تعلیمی ارتقاء کے خلاف ہے جو ایک سچے مذہب کی نشانی نہیں ہے۔ آخر ویب صاحب ۱۸۷۲ء میں عیسائیت سے برگشتہ ہو گئے اور چند سال تک آپ لادینی کی حالت میں رہے۔ اس دوران ویب صاحب بدھ مت برہمن مت اور زرتشت ازم اور کنفیوشس ازم کا مطالعہ کرتے رہے۔ چنانچہ ڈاکٹر تھامس آرنلڈ اپنی مشہور کتاب پریچنگ آف اسلام یعنی دعوتِ اسلام میں مسٹر ویب کے متعلق لکھتے ہیں:۔

محمد رسل ویب کی ابتدائی تعلیم عیسوی فرقہ پریسبیٹیرین کے عقائد کے مطابق ہوئی تھی۔ لیکن انہوں نے جلد عیسائی مذہب چھوڑ دیا اور میٹیریلسٹ (مادہ پرست) ہو گئے۔ اس کے بعد ان کو مشرقی مذاہب کی تحقیق کا شوق ہوا اور اسلام کی طرف خاص طور پر میلان خاطر ہوا۔

(لیکچر مصنفہ مسٹر ویب مطبوعہ بدرالدین عبداللہ نور بحوالہ دعوت اسلام ص۴۹۷ بمبئی ۱۸۹۴ء)

ایک طرف مسٹر ویب امریکہ میں عیسائیت سے بیزار ہو رہے تھے اور دوسری طرف ہندوستان میں کسرِ صلیب کی غرض سے امام الزمان کی بعثت ظہور میں آ رہی تھی اور براہین احمدیہ کی اشاعت سے مذاہب عالم میں ایک تہلکہ مچا ہوا تھا اور دنیا کو ایک بار پھر سچے مذہب اسلام کا پتہ چل رہا تھا۔ مسٹر ویب کو بھی اس آفتاب صداقت کی کرنوں نے منور کیا۔

اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ ۱۸۸۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے حکم پا کر ایک اشتہار شائع کیا اس اشتہار میں حضور نے اسلام کی حقانیت بیان کی اور اس بارے میں غیر مسلموں کو چیلنج دیا کہ اس کا جواب دیں۔ اس اشتہار میں براہین احمدیہ کا بھی ذکر کیا گیا۔

یہ اشتہار چوبیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ یورپ امریکہ وغیرہ ممالک میں بڑی تعداد میں بھیجا گیا۔ حضرت مسیح موعود کی دعوتِ اسلام نے امریکہ اور یورپ کے ملکوں میں ایک ہلچل مچا دی۔ (شحنۂ حق ص۲۰)

مسٹر ویب کا پہلے پہل ذکر:۔

اس دعوتِ اسلام کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود نے مسٹر ویب کا ذکر پہلی بار فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

امریکہ سے ابھی ہمارے نام ایک چٹھی آئی ہے جس کے مضمون کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

صاحب من ایک تازہ پرچہ اخبار اسکاٹ صاحب ہمراہ دستی میں میں نے آپ کا خط پڑھا جس میں آپ نے ان کو حق دکھانے کی دعوت کی ہے اس لئے مجھ کو اس تحریک کا شوق ہوا۔ میں نے مذہب بدھ اور براہمن مت کی بابت بہت کچھ پڑھا ہے اور کسی قدر تعلیمات زردشت و کنفیوشس کا مطالعہ بھی کیا ہے لیکن محمد صاحب کی نسبت بہت کم۔ میں راہ راست کی نسبت مذبذب رہا ہوں اور اب بھی ہوں۔ گو میں عیسائی گروہ کے ایک گرجا کا امام ہوں مگر سوائے معمولی اور اخلاقی نصیحتوں کے اور کچھ سکھلانے کے قابل نہیں۔ غرض میں سچ کا متلاشی ہوں اور آپ سے اخلاص رکھتا ہوں۔

آپ کا خادم الیگزنڈر آر ویب۔ پتہ:۔ ۲۰۲۱ اسٹرن اوینیو سینٹ لوئس مسوری اضلاع متحدہ امریکہ۔

اس ابتدائی تعارف کے بعد مسٹر ویب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان باقاعدہ خط و کتابت شروع ہو گئی۔ اور حق کا یہ متلاشی صداقت کو پا گیا۔ مسٹر ویب صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مزید خط و کتابت درج ذیل ہے۔

۲۰۲۱۔ ایسٹن ایونیو سینٹ لوئی مسوری یو ایس اے ۲۴ فروری ۱۸۸۶ء

مرزا غلام احمد صاحب مخدومنا

آپ کی چٹھی مورخہ ۱۷ دسمبر میرے پاس پہنچی میں اس قدر شکر گزار اور مرہون منت ہوا کہ بیان نہیں کر سکتا۔ جواب پہنچنے کی میں تمام امیدیں قطع کر چکا تھا لیکن آپ کی اس چٹھی اور اشتہار نے توقف کا پورا پورا عوض دیدیا۔ بسبب بیسمجھدانی اور کم واقفیتی کے میں صرف اس قدر جواب میں لکھ سکتا ہوں کہ ہمیشہ سے میرا یہی شوق اور یہی آرزو ہے کہ سچی حقیقتوں سے مجھے اور بھی زیادہ خبر ہو۔ آپ کا اشتہار پڑھنے کے بعد میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا جس کو میں بغرض غور و تفکر حضور پیش کروں گا نہ صرف معقولی طور سے بلکہ ایمانی جوش کی تحریک سے یقین کرتا ہوں کہ آپ جو روحانی ترقی میں میرے سے بڑھ کر اور خدا کے قریب تر ہیں مجھ کو ایسی طرز سے جواب دیں گے جو کہ افضل و انسب ہو۔ اگر میرے لئے ہندوستان میں پہنچنا ممکن ہوتا تو میں نہایت خوشی سے پہنچتا لیکن میری ایسی حالت ہے کہ پہنچنا محال معلوم ہوتا ہے۔ میری شادی ہو چکی ہے اور تین بچے ہیں۔ قریب دو سال ہوئے میں نے گوشہ نشینی اختیار کر رکھی ہے اور ایسا ہی بقیۃ العمر کرتا رہوں گا میری آمدنی اس قدر نہیں ہے کہ میں اپنے کام سے بلا قباحت علیحدہ ہو سکوں کیونکہ اس آمدنی سے میں بانتظام تمام اپنے عیال و اطفال کو پرورش کر سکتا ہوں۔ اس وجہ سے اگر میں ہندوستان میں پہنچنے کے لئے کافی زادِ راہ پہنچا بھی سکوں تاہم یہ غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ اپنے عیال کے لئے دوری کی حالت میں کافی ذخیرہ مہیا کر سکوں اس لئے ہندوستان میں پہنچنا دور از قیاس دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں اسی جگہ (آپکی اعانت سے) سچائی پھیلانے میں کچھ خدمت کر سکتا ہوں اگرچہ کہ آپ فرماتے ہیں دین اسلام ہی سچا دین ہے تو پھر کیا وجہ کہ میں امریکہ میں تبلیغ و اشاعت کا کام نہ کر سکوں بشرطیکہ مجھ کو کوئی رہبر مل جائے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ کو اس طرح کی اشاعت کے لئے معقول موقعات حاصل ہیں۔ مجھ کو یقین ہوا کہ نہ صرف محمد صاحب نے بلکہ عیسےٰ و گوتم بدھ و زردشت اور بہت سے لوگوں نے سچ کی تعلیم دی اور یہ بتلایا کہ ہم کو نہ انسان کی بلکہ خدا کی عبادت اور پرستش کرنی لازم ہے اور اگر مجھ کو یہ سمجھ آجائے کہ جو محمد صاحب نے تعلیم دی ہے وہ اوروں کی تعلیم سے افضل ہے تب میں اس قابل ہو جاؤں گا کہ دین محمدی کی دیگر مذاہب سے بڑھ کر حمایت اور اشاعت کروں لیکن ان کی تعلیمات کا جو مجھ کو قدرے علم ہوا ہے اس قدر علم سے میں حمایت و اشاعت کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ باشندگان امریکہ کی توجہ عام طور سے مشرقی مذاہب کی طرف کھنچی ہوئی ہے اور تحقیقات مذہب بدھ میں دیگر تمام مذاہب کی نسبت زیادہ مشغول ہیں میرے قیاس کے موافق آج کل عام لوگوں کے خیالات ہمیشہ کی نسبت قبولیتِ دین اسلام و مذہب بدھ کے لئے زیادہ تر لائق و قابل ہو رہے ہیں اور یہ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے طفیل سے یہ مذہب میرے ملک میں اشاعت پا جائے میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ آپ شوق و ذوق کے ساتھ مصروف ہیں۔ میں کسی دلیل سے شبہ نہیں کر سکتا کہ آپ کو خدا نے بغرض اشاعت نور حقانیت مشرف بالہام کیا ہے پس یہ میری سرور حقیقی کا باعث ہو گا کہ میں آپ کی تعلیم کی زیادہ قدر و منزلت کروں اور آپ سے اور تعلیم بھی حاصل کروں خداوند تعالےٰ جو تمام دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے جانتا ہے کہ میں سچ کی تلاش کر رہا ہوں اور جب کبھی مل جائے قبول کرنے کے لئے آمادہ و مشتاق ہوں اگر آپ حقانیت کی مبارک روشنی کی طرف میری راہنمائی کریں تو آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھیں گے کہ میں سرد جوش مقتدی نہیں ہوں بلکہ ایک گرم جوش طالب ہوں میں تین سال سے اسی تلاش میں ہوں اور بہت کچھ معلوم بھی کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھ پر بافراط اپنی برکتیں نازل کیں اور میری یہ تمنا ہے کہ اس کے کام کو بشوق و صدق تمام تر سرانجام دوں ہاں یہ کشمکش پیدا ہو رہی ہے کہ کس طرح سے اس کام کو کروں کیا کروں اور کس طرح کروں کہ یہ کام اکمل طور سے پورا کر سکوں۔ اس کی جناب میں یہ دعا ہے کہ مجھ کو راہ کی صاف صاف راہنمائی ہو اور گمراہی سے محفوظ رہوں اگر آپ میری مدد کریں تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ ایسا کر دیں گے میں آپ کی چٹھی کو حفاظت سے رکھوں گا اور اس کی نہایت تکریم کروں گا میں آپ کے اشتہار کو امریکہ کے کسی نامور اخبار میں چھپوا دوں گا اور ایک نسخہ اس اخبار کا آپ کے پاس بھی بھیجوں گا جس سے اس کی شہرت بہت وسعت پا جائے گی۔ اور وہ ایسے لوگوں کی نظروں میں گذرے گا جو اس طرح کے معاملات میں شوق اور توجہ ظاہر کریں گے آئندہ کو کوئی اور حقیقت جو آپ عام طور سے مشتہر کرنا چاہیں گے اور میرے پاس اسی غرض سے بھیجیں گے تو یہ میری کمال خوشی اور سرور ہوگا کا باعث اور اگر آپ میری خدمتوں کو امریکہ میں امور حقانی کی اشاعت کے قابل سمجھیں تو آپ کو ہر وقت مجھ سے ایسی خدمت کرانے کا پورا پورا اختیار ہے۔ بشرطیکہ مجھ تک آپ کے خیالات پہنچتے رہیں اور میں ان کی حقانیت کا قائل ہوتا رہوں مجھ کو یہ تو بخوبی یقین ہو چکا ہے کہ محمد صاحب نے سچ پھیلایا اور راہ نجات کی ہدایت کی اور جو شخص کہ اس کی تعلیمات کے پیرو ہیں ان کو ہمیشہ کے لئے خوش اور مبارک زندگی حاصل ہوگی۔

مگر کیا عیسےٰ مسیح نے بھی سچا اور سیدھا راہ نہیں بتلایا؟ اور اگر میں ہدایت عیسےٰ کی متابعت کروں تو پھر کیا نجات کی ایسی یقینی طور سے امید نہیں کی جا سکتی جیسے کہ دین اسلام کی متابعت سے؟

میں سچ معلوم کرنے کی غرض سے سوال کر رہا ہوں نہ مباحثہ و جدال کی غرض سے۔ میں حق کی تلاش کر رہا ہوں۔ میں کسی خاص دعویٰ کے اثبات کے لئے جدل نہیں کرنا چاہتا میں خیال کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ آپ محمد صاحب کے فی الحقیقت ہدایات کے پیرو ہیں نہ ان عقائد کے جو عامہ خلائق دین محمدی سے مراد لیتے ہیں اور تمام مذاہب میں جو سچ سچ حقیقتیں موجود ہیں ان کو مانتے ہیں نہ ان عقائد کو جو عام لوگ بعد میں اپنی طرف سے زیادہ کرتے رہے مجھے یہ بھی سخت افسوس ہے کہ میں آپ کی زبان سمجھ نہیں سکتا ہوں اور نہ آپ میری زبان سمجھ سکتے ہیں ورنہ میں یقیناً کہتا ہوں کہ جو سبق میں آپ سے چاہتا تھا وہ ضرور آپ مجھے سکھاتے تاہم امیدی قوی رکھتا ہوں کہ اگر میں خدا کی محبت کے لائق ہونے کی طلب میں رہوں گا تو بے شک وہ کوئی نہ کوئی ایسا طریق نکال دیگا مبارک ہو اس کا پاک نام۔ اب امیدوار ہوں کہ پھر آپ سے کچھ اور حال سنوں اور اگرچہ جسمانی ملاقات حاصل نہ ہو سکے تاہم روحانی ملاقات نصیب ہو آپ پر اور آپ کے کلمات سننے والوں پر خدا کا فضل ہو۔ دعا کرتا ہوں کہ تمام آپ کی امیدیں اور تدبیریں پوری ہوں۔ زیادہ آداب و نیاز آپ کا نیازمند الیگزنڈر آر۔ ویب سینٹ لوئی مسوری ۳۰۲۱ ایسٹن الیونیو۔ امریکہ

یہ اس خط کی نقل ہے جو بجواب چٹھی مندرجہ بالا بھیجا گیا۔

صاحب من

آپ کی چٹھی جو دل کو خوش اور مطمئن کرنے والی تھی مجھ کو ملی جس کے پڑھنے سے نہ صرف زیادت محبت بلکہ میری وہ مراد بھی جس کے لئے میں اپنی زندگی کو وقف سمجھتا ہوں (یعنی یہ کہ میں حق کی تبلیغ انہیں مشرقی ممالک میں محدود نہ رکھوں بلکہ جہاں تک میری طاقت ہے امریکہ اور یورپ کے ملکوں میں بھی جنہوں نے اسلامی اصول کے سمجھنے کے لئے اب تک پوری توجہ نہیں کی اس پاک اور بے عیب ہدایت کو پھیلاؤں کسی قدر حاصل ہوتی نظر آتی ہے سو میں شکر گذاری سے آپ کی درخواست کو قبول کرتا ہوں اور خداوند قادر مطلق پر جو میرے ساتھ ہے قوی ہے کہ وہ آپ کی پوری پوری تسلی کرنے کے لئے مجھے مدد دیگا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ پانچ ماہ کے عرصہ تک ایک ایسا رسالہ جو قرآنی تعلیموں اور اصولوں کا آئینہ ہو تالیف کر کے اور پھر عمدہ ترجمہ انگریزی کرا کر اور نیز چھپوا کر آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔ جس پر قوی امید ہے کہ آپ جیسے منصف اور زیرک اور پاک خیال کو اتفاق رائے کے لئے مجبور کرے گا اور انشراح صدر اور قوت یقین اور ترقی معرفت کا موجب مگر شائد کم فرصتی سے یہ موجب پیش آجائے کہ میں ایک ہی دفعہ ایسا رسالہ ارسال خدمت نہ کر سکوں تو پھر اس صورت میں دو یا تین دفعہ کر کے بھیجا جائے گا اور پھر اسی رسالہ پر موقوف نہیں بلکہ آپ کی رغبت پانے سے جیسا کہ میں امید رکھتا ہوں اس خدمت کو تا حیات اپنے ذمہ لے سکتا ہوں آپ کے محبانہ کلمات مجھے یہ بشارت دیتے ہیں کہ میں جلد تر خوشخبری سنوں کہ آپ کی سعادت فطرتی نے حقانی ہدایت لینے کے لئے نہ صرف آپ کو بلکہ امریکہ کے بہت سے نیک دل لوگوں کو دعوت حق کی طرف کھینچ لیا ہے۔ اب میں زیادہ تصدیع دینا نہیں چاہتا اور اپنے اخلاص نامہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ الٰہ العالمین جانبین کو آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھ کر ان ہماری مرادوں کو انجام تک پہنچا دے سب طاقت اور قوت اسی کو ہے آمین۔

آپ کا دلی محب اور خیر خواہ
غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور
۴ اپریل ۱۸۸۷ء ملک پنجاب

قصہ مختصر یہ کہ اس خط و کتابت کے نتیجہ میں اسلام کی حقانیت جناب ویب صاحب کے دل پر آشکار ہو چکی تھی۔ مسٹر ویب نے عیسائیت سے بدظن ہو جانے کے بعد اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صحافت کے پیشہ کو اختیار کیا اور صحافت کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا اور ایک ہفت روزہ رسالہ جاری کیا جس نے بہت جلد ملکی صحافت میں اپنا مقام پیدا کر لیا۔ مسٹر ویب ایک مایہ ناز صحافی شمار ہونے لگے چنانچہ آپ نے کئی اہم اخبارات کی ادارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ نے جس محنت لگن اور قابلیت سے اخبارات کی ادارت کی اس سے آپ کی شہرت میں مزید اضافہ ہوا۔ چنانچہ آپ کو امریکہ کے صف اول کے اخبار "جوزف مسوری ڈیلی گزٹ" کی ادارت کی دعوت دی گئی۔ آپ نے کئی سال تک نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی سے اس اخبار کو جاری رکھا۔ دریں اثناء مسٹر ویب نے ایک صحافی کی حیثیت سے ترقی کر کے اپنی ذہانت اور وسعت مطالعہ سے سیاسی تجزیہ نگاری کی وجہ سے ایک سیاسی مبصر کی حیثیت حاصل کر لی اور اس سیاسی قابلیت کی وجہ سے بہت جلد امریکن پالیسی ساز ادارہ میں اپنا مقام پیدا کیا۔

"امریکہ کے اعلیٰ پایہ کے اخباروں کی ایڈیٹری کرنا معمولی دل و دماغ کے لوگوں کا کام نہیں ہوتا۔ وہاں کے ایڈیٹروں کی قلم کے آگے حکومت کی گردن جھکتی ہے۔ الغرض ویب صاحب کی قابلیت سے متاثر ہو کر متحدہ امریکہ کے پریذیڈنٹ نے انہیں سفارت کے عہدہ پر منیلا جزائر فلپائن میں بھیج دیا۔ وہاں جا کر یہ مسلمان ہو گئے"

(مجدد اعظم جلد اول صفحہ ۱۷۲)

مشہور لیکچرار حضرت مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری اس سلسلہ میں لکھتے ہیں:۔

"ویب صاحب کی لیاقت علمی طرز تحریر کا شہرہ دور دور ہوا۔ ایک روزنامہ

AL - FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی
پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۔
فون: ۷۴۶۰۹

سفید موتیا کو دیں
CATARACT COURSE
1. Cataract Cure — کیٹرکٹ کیور
2. Cataract Tabs — کیٹرکٹ ٹیبلٹس
3. Cataract Drops — کیٹرکٹ ڈراپس
4. Cataract Powders — کیٹرکٹ پاؤڈرز
چھ ماہ کا کورس ۲۰۰/- روپے، چالیس روزہ ۶۰/- روپے
ناخونہ کورس ۴۰ روزہ ۶۰/- Pterygium Courr
آنکھوں کی امراض کیلئے مندرجہ ذیل کیورز دستیاب ہیں
Eyes Cure — سوزش چشم۔ سپرنگ کٹار۔
Eyes Injuries Cure — آنکھوں کی چوٹ
Eyesight Cure — نظر کی کمزوری
Eye Ulcer Cure — آنکھ کا پھولا۔ زخم۔ آشوب
Foggy Eyesight Cure — نظر کا دھندلا پن
Glaucoma Cure — کالے موتیا کا خطرہ
Myopia Cure — دور کی نظر کمزور
Reading Diplopia Cure — پڑھنے میں دوہرے حروف
Reading Eyesight Cure — پڑھنے میں نظر کی کمزوری
۱۵/- روپے فی کیور۔ ڈاک سے ۱۵/- روپے زائد۔
کیورز کی مکمل فہرست اور آئیز کیورز گائیڈ مفت۔
Curative Eye Center — ہر شہر اور علاقہ میں کیوریٹو آئی سنٹر قائم کرنے کیلئے دلچسپی رکھنے والی باصلاحیت پارٹیاں ہیڈ آفس سے براہ راست رابطہ قائم کریں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۶۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "سینٹ جوزف سوری ڈیلی گزٹ" کی ایڈیٹری کے معزز عہدہ پر ویب صاحب کی تقرری ہوئی پھر اس کے بعد اور کئی اخباروں کی ایڈیٹری کا کام ویب صاحب کو سرد ہوتا رہا۔ کوئی صاحب لفظ "اخبار" کہنے سے کہیں رفیق ہو سکی گڑھ انڈیپنڈنٹ گزٹ، اخبار عام کی ایڈیٹری نہ سمجھیں ہندوستان کے دیسی اخباروں کو امریکہ کے اخباروں کی تعداد کا حساب ہزار نہیں ہوتا بلکہ لاکھ سے پھر ایڈیٹر بھی اسی لیاقت و دماغ کا آدمی ہوتا ہے۔ جو اگر ضرورت ہو تو وزارت کے کام کو بھی انجام دے سکے۔ جس اخبار کے ویب صاحب ایڈیٹر تھے وہ امریکہ میں دوسرے نمبر کا اخبار گنا جاتا تھا۔ یعنی ایک ہی اخبار ساری قلمرو میں ایسا تھا جو ویب صاحب کے اخبار سے زیادہ درجہ اور رتبہ رکھتا تھا۔ ویب صاحب کی قابلیت اور لیاقت کا ایسا شہرہ ہوا کہ پریذیڈنٹ سلطنت امریکہ نے ان کو سفارت کے معزز عہدہ پر مقرر کر کے جزیرہ فلپائن کے پایہ تخت منیلا کو روانہ کیا۔ سفیر سلطنت گورنر کا ہم رتبہ ہوتا ہے۔"

(تائید حق ص۱۰)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ ویب صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:۔

الیگزنڈر رسل ویب

"امریکہ میں ایک صاحب محمد الیگزنڈر ویب نام تھے جو کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خط و کتابت کرنے سے مسلمان ہو گئے تھے ان کے اسلام کا جب بہت چرچا پھیلا تو بعض متمول اہل ہند نے انہیں روپیہ بھیج کر ہندوستان بلوایا اور مختلف شہروں میں ان کے لیکچر کرائے اور یہ تجویز ہوئی کہ وہ واپس امریکہ جا کر تبلیغ اسلام کا کام کریں اور ایک ہفتہ وار اخبار شائع کریں۔ جب وہ ہندوستان پہنچے تو انہوں نے ارادہ ظاہر کیا کہ وہ قادیان جائیں اور حضرت مرزا صاحب سے ملیں۔ لیکن دوسرے مسلمانوں نے انہیں روکا کہ ایسا کرنے سے عام لوگ آپ کو چندہ نہ دیں گے اس واسطے وہ قادیان نہ آئے۔ ان کے حالات کو مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے جو ویب صاحب کے سفر ہندوستان میں شریک تھے اپنی کتاب تائید حق میں شائع کیا ہے جو کہ ہم ان کے اپنے الفاظ میں درج ذیل کرتے ہیں:۔"

(ذکر حبیب ص۲۷۵)

بمبئی میں عبداللہ عرب صاحب نے الیگزنڈر رسل ویب سفیر امریکہ کے مسلمان ہونے کا حال سنا فوراً انگریزی میں خط لکھوا کر ویب صاحب کے پاس روانہ کیا۔ ویب صاحب نے بھی ویسے ہی گرمجوشی کے ساتھ جواب دیا اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ کسی طرح منیلا آ سکتے تو امریکہ میں اشاعت اسلام کے کام میں کچھ صلاح مشورہ کیا جاتا۔ حاجی عبداللہ عرب صاحب کو حضرت پیر سید رشید الدین جھنڈے والے سے بیعت ہے۔ شاہ صاحب کی بڑی عظمت عبداللہ عرب کے دل میں ہے مجھ سے اس قدر تعریف ان کی بیان کی کہ مجھ کو بھی مشتاق بنا دیا ہے کہ ایک بار حضرت پیر رشید الدین صاحب کی ملاقات ضرور کروں جب کوئی اہم کام پیش ہوتا ہے تو حاجی عبداللہ عرب صاحب اپنے پیر و مرشد سے صلاح ضرور ہی لے لیتے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے بارے میں استفسار کیا استخارہ کیا گیا شاہ صاحب نے کہا کہ ضرور جاؤ اس سفر میں کچھ خیر ہے عبداللہ عرب صاحب نے مجھ کو خط لکھا کہ تو بھی منیلا چل میں انگریزی نہیں جانتا اور ویب صاحب اردو نہیں جانتے ایک مترجم ضروری ہے اور ایک نو مسلم سے ملنا ہے نہ معلوم اس بے چارے کو دین اسلام کے بارہ میں کیا کچھ پوچھنے کی حاجت ہو میں اس زمانہ کلکتہ میں تھا۔ کلکتہ میں حاجی صاحب میرا بہت انتظار کرتے رہے مسلمانان کلکتہ نے مجھ کو رخصت نہ دی۔ آخر وہ ایک یورپین نو مسلم کو لے کر منیلا چلے گئے اس سفر میں حاجی صاحب کا ہزار روپیہ سے بالا صرف ہوا۔ ویب صاحب سے ملاقات ہوئی۔ یہ بات طے پائی کہ ویب صاحب سفارت کے عہدہ سے استعفاء داخل کریں اور اشاعت اسلام کے لئے حاجی عبداللہ عرب صاحب چندہ جمع کریں۔ حاجی صاحب نے ہندوستان واپس آ کر مجھ سے ملاقات کی اور میرے ذریعہ سے ایک جلسہ حیدر آباد میں قائم ہوا جس میں چھ ہزار روپیہ چندہ بھی جمع ہوا لیکن میں نے حاجی صاحب سے کہہ دیا کہ ابھی ویب صاحب کو عہدہ سے علیحدہ ہونے کو نہ لکھو۔ جب تک چندہ پورا جمع نہ ہو لے حاجی صاحب نے اپنے جوش میں میری ایک نہ سنی اور بمبئی سے تار دیا کہ سب ٹھیک ہے تم نوکری سے استعفاء داخل کر دو چنانچہ ویب صاحب نے ویسا ہی کیا"

چنانچہ ویب صاحب منیلا سے عرب صاحب کا تار ملتے ہی ۱۸۹۳ء کے آغاز میں ہندوستان آئے۔ حسن علی صاحب اس سلسلہ میں مزید لکھتے ہیں:۔

"میں بمبئی سے ساتھ ہوا۔ بمبئی پونہ حیدر آباد مدراس میں ساتھ رہا۔ حیدر آباد میں ویب صاحب نے مجھ سے کہا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے انہی کی وجہ سے میں مشرف بہ اسلام ہوا۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ مرزا صاحب کی بدنامی وغیرہ کا جو قصہ میں نے سنا تھا ان کو سنا دیا۔ ویب صاحب نے حضرت مرزا صاحب کو ایک خط لکھا جس کا جواب آٹھ صفحات کا حضرت نے لکھ کر بھیجا اور مجھ کو لکھا کہ لفظ بلفظ ترجمہ کر کے ویب صاحب کو سنا دینا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ ویب صاحب نہایت شوق و ادب کے ساتھ حضرت اقدس کا خط سنتے رہے۔ خط میں حضرت نے اپنے اس دعویٰ کو معہ دلیل کے لکھا تھا۔ پنجاب کے علماء کی مخالفت اور عوام میں شورش کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے یہ بھی لکھا کہ مجھ کو بھی تم سے (یعنی ویب صاحب سے) ملنے کی بڑی خواہش ہے۔ ویب صاحب سے حاجی عبداللہ عرب اور میری ایک کمیٹی ہوئی کہ کیا کرنا چاہیئے رائے یہی ہوئی کہ مصلحت نہیں ہے کہ ایسے وقت میں کہ ہندوستان میں چندہ جمع کرنا ہے ایک ایسے بدنام شخص سے ملاقات کر کے اشاعت اسلام کے کام میں نقصان پہنچایا جائے۔ اب اس بد فیصلہ پر افسوس آتا ہے۔ ویب صاحب لاہور گئے تو اسی خیال سے قادیان نہ گئے۔ لیکن بہت بڑے افسوس کی بات یہ ہوئی کہ ایک شخص نے ویب صاحب سے پوچھا کہ آپ قادیان کیوں نہیں جاتے تو انہوں نے یہ گستاخانہ جواب دیا کہ قادیان میں کیا رکھا ہوا ہے۔ لوگوں نے ویب صاحب کے اس نامعقول جواب کو حضرت اقدس تک پہنچا بھی دیا۔

غرض ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیر کر کے ویب صاحب تو امریکہ جا کر اشاعت اسلام کے کام میں سرگرم ہو گئے۔ دو ماہ تک میں ویب صاحب کے ساتھ رہا۔ ویب صاحب حقیقت میں آدمی معقول تھے اور اسلام کی سچی محبت ان کے دل میں پیدا ہو گئی ہے۔ مجھ سے جہاں تک ہو سکا ان کے معلومات بڑھانے، خیالات کج کو درست کرنے اور مسائل ضروری کی تعلیم میں کوشش کی اور شیخ محمد میرا ہی رکھا ہوا نام ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا ویسا ہی ہوا۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے چندہ کا وعدہ تو کیا لیکن ادا ہوتا ہوا کہیں سے نظر نہیں آتا تھا۔ حاجی عبداللہ عرب صاحب نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارا لیکن نرود میخ آہنی در سنگ۔ لاکھوں روپیہ خلاف شرع شریف خرچ کرنے میں مسلمان متعدد سرگرم ہی رہے اور اس بہت بڑے کام میں کچھ بھی نہ دیا صرف رنگون اور حیدر آباد دکن سے تو کچھ کیا گیا کل روپے جو میرے خیال میں بھیجے گئے وہ تیس ہزار ہوں گے جس میں حاجی عبداللہ صاحب کا سولہ ہزار روپیہ ہوگا۔ بے چارہ غریب حاجی اس نیک کام میں پس گیا۔

جب حاجی عبداللہ عرب صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے

سونے اور چاندی کے اعلیٰ، معیاری، عروسی زیورات نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے
نیو راحت علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز اکبر بازار شیخوپورہ فون ۳۱۸۱ فون رہائش ۳۹۹۱ کو یاد رکھیں

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہو چکا ہے
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان
خدمت کی راہوں پر رواں دواں : دیرینہ خادم
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷
چوک داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت سید رشید الدین صاحب کی خدمت میں جاکر عرض کیا۔ حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد کے روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعت ہو رہی ہے ان سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہوگا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی اس پر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علمائے پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے ان سے کیونکر اس بارہ میں کہا جائے۔ اس بات کو سن کر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا اور دوبارہ اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور استخارہ کیا۔

"خواب میں جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ میں میرا نائب ہے وہ جو کہے وہ کرو"

صبح اٹھ کر شاہ صاحب نے کہا کہ اب میری یہ حالت ہے کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلوں گا اور اگر وہ مجھ کو امریکہ جانے کو کہیں تو میں جاؤں گا جب حاجی عبداللہ عرب صاحب نے اور دوسرے صاحبوں نے خواب کا حال سنا اور پیر صاحب کے ارادہ سے واقف ہوئے تو مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب خود قادیان جائیں سب نے عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کے پاس جا سکتے ہیں۔ چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبداللطیف صاحب اور حاجی عبداللہ عرب صاحب قادیان گئے۔ اور سارا قصہ بیان کر کے خواستگار ہوئے کہ حضرت اقدس اس طرف متوجہ ہوں تاکہ اشاعتِ اسلام کا کام امریکہ میں عمدگی سے چلنے لگے۔

(تائید حق صفحہ ۱۰۵ تا ۱۱۲)

عرب صاحب کے ہندوستان کے دورہ کے متعلق اس وقت کے ایک اخبار نے لکھا:۔

امریکہ میں ایک شخص مسٹر الگزینڈر ڈوب کتب کے مطالعے کے بعد مسلمان ہو گیا ۱۸۹۲ء میں یہ ہندوستان آیا اور مختلف مقامات پر اس نے لکچر دیئے لاہور بھی آیا اور اسلامیہ کالج میں بڑا زبردست لکچر دیا ہزارہا روپیہ مسلمانان ہندوستان نے اسے تبلیغ اسلام کے لیے دیا یہ پھر واپس نیویارک چلا گیا اور وہاں سے اس نے ایک اعلیٰ درجہ کا مطبع قائم کرنے اور ایک اسلامی اخبار نکالنے کا اعلان بڑے زور شور سے کیا یہ بھی کہا کہ مطبع سے اسلام کی جماعت اور تبلیغ میں زبردست لٹریچر شائع ہوگا۔ علی گڑھ سے سرسید نے کلکتہ سے جسٹس امیر علی نے حیدرآباد سے نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی نے اس کو بڑی زبردست امداد دینے کا وعدہ کیا نیویارک میں ایک مسجد بھی بنانے کا اس کا ارادہ تھا مگر کوئی بھی تجویز عملی جامہ نہ پہن سکی"

(اخبار "وفادار" لاہور یکم مئی ۱۸۹۳ء)

امریکہ میں عالمی مذاہب کانفرنس میں اسلام کی نمائندگی

۱۸۹۱ء میں امریکہ میں ایک عالمی مذاہب کانفرنس کا تصور پیدا ہوا۔ چنانچہ اس کی تیاری کے سلسلہ میں ایک کمیٹی قائم کی گئی جس نے دنیا کے تمام مذاہب کے معززین اشخاص کو اس کانفرنس میں اپنا مذہبی نقطۂ نظر پیش کرنے کی دعوت دی۔ اس کانفرنس میں عیسائیت اور بدھ مت، ہندومت، سکھ، زرتشت، اسلام غرضیکہ تمام مذہب کی نمائندگی کی سکیم زیر غور تھی۔ چنانچہ دو سال کی مسلسل جدوجہد اور کاوشوں کے بعد شکاگو میں ۱۱ ستمبر بروز سوموار ۱۸۹۳ء سے ۲۷ ستمبر ۱۸۹۳ء تک اس کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ بہت سی شخصیات نے پیغامات بھیجے اور جو کانفرنس میں شریک نہ ہو سکتے تھے انہوں نے اپنے مضامین کانفرنس میں پڑھنے کے لیے بھجوائے۔ ہندوستان سے بھی دیگر مذاہب کے نمائندوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ اسلام کی نمائندگی کے لیے سب سے پہلے ڈاکٹر بلگرامی کا نام بھجوایا گیا مگر بعض وجوہات سے بلگرامی صاحب نہ جا سکے۔ پھر قرعہ فال سید امیر علی کے نام پڑا مگر آپ بھی اس کانفرنس میں شرکت نہ کر سکے۔ چنانچہ اس کانفرنس میں اسلام کی نمائندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام قبول کرنے والے اس امریکی نومسلم الیگزینڈر ڈوب صاحب کے حصہ میں آئی چنانچہ آپ نے اس کانفرنس میں دو مقالے پڑھے ان کے عنوان یہ تھے۔

(۱) اسلام اور سماجی حالات

(۲) دی سپرٹ آف اسلام۔

کانفرنس کی رپورٹ میں مذکور ہے۔

ترجمہ: اس موقع پر موجودہ حاضرین نے مسٹر ڈوب کا استقبال بڑی گرم جوشی سے کیا۔

(دی ورلڈ پارلیمنٹ دی ریلیجنز۔ جلد اوّل صفحہ ۱۳۶)

کانفرنس کے بارھویں دن کے دوسرے اجلاس میں عیسائی مشنریز نے درج ذیل عنوان کو موضوع بحث بنایا۔ یعنی عیسائی مبلغوں کے طریق کار کو کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

اس بحث کے دوران بعض عیسائی مشنریز نے اسلام پر اعتراضات کیے۔ چنانچہ اسلام پر اعتراضات کے مدلل جوابات ڈوب صاحب نے دیئے اور حاضرین اس سے کافی متاثر ہوئے۔ اس دوران ایک پادری قرآن کریم کا ایک نسخہ لے آیا اور اس میں سے بعض حوالے دے کر یہ کہا کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے تبلیغ کا حکم دیتا ہے۔

جب ڈوب صاحب اس پادری کے [illegible] کے اعتراضات کا جواب دینے کے لیے سٹیج پر تشریف لائے تو ان کو دھکے دیکر اسٹیج سے اتار دیا گیا اور حاضرین نے شرم شرم کے نعرے لگائے کہ ایک انگریز ہو کر اسلام کی نمائندگی کرتا ہے اور عیسائی خاندان میں پیدا ہو کر اور پادری اور گرجے کی امامت تک پہنچ کر عیسائیت کے خلاف بول رہا ہے۔ مگر ڈوب صاحب برابر اسلام پر کیے گئے اعتراضات کا جواب دیتے رہے۔ اور اسلام کو اس عالمی کانفرنس میں شرمندگی کا منہ نہ دیکھنا پڑا بلکہ اس کانفرنس میں، اسلام کا دفاع بھی ایک ایسے شخص کے حصے میں آیا جو اس زمانہ کے امام اور خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا خادم تھا۔ غرضیکہ مسٹر ڈوب نے ثابت کر دیا کہ اس زمانہ میں اسلام کا دفاع صرف اور صرف حضرت اقدس کے ذریعہ ممکن ہے کسی اور کے بس کی بات نہیں ہے۔

اس دوران مسٹر ڈوب صاحب کی حضرت اقدس اور مفتی محمد صادق صاحب کے ساتھ خط و کتابت جاری رہی۔ مسٹر ڈوب اسلام کے متعلق بعض اعتراضات کا جواب مانگتے جس کے جواب میں مفتی صاحب حضرت اقدس کی زیر ہدایت ان کے خط کا جواب دیتے ان کو اسلام کی صحیح تعلیم سے آگاہ کرتے۔ اور مفتی صاحب ڈوب صاحب کو ریویو آف ریلیجنز بھجواتے رہے اور حضرت اقدس کی طرف سے شائع کردہ انگریزی اشتہارات بھی بھجواتے رہے ڈوب صاحب امریکہ کے حالات کے مطابق اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ سے مشورہ کے لیے لکھتے رہے۔ ڈوب صاحب کو آخری عمر تک اس بات کا سخت دکھ تھا کہ وہ ہندوستان جا کر حضرت مرزا صاحب کی ملاقات سے محروم رہے اس بات کا ذکر مسٹر ڈوب صاحب نے اپنے خطوط میں کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ڈوب صاحب سے خط و کتابت کی جن میں سے دو خط بطور نمونہ درج ذیل کیے جاتے ہیں میرے پیارے بھائی۔

السلام علیکم آپ کا خط ملا مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۲ء کا مجھے یہاں ۱۸ فروری کو ملا۔ جس میں مسٹر براؤن کا ایک خط ہے مسٹر براؤن کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی پاکیزگی نے اس کے سوچنے والے دل پر اثر کیا ہے۔ آپ لوگ اسلام کے اصول سکھاتے رہیں۔ امید ہے کہ وہ کسی دن سچا پُرجوش مسلمان ہو جائے گا بے شک ملک امریکہ میں اسلام پھیلانے کے لیے آپ کی راہ میں بہت مشکلات ہیں۔ لیکن آپ یقین رکھیں کہ اگر آپ کی سعی خالصتاً للہ ہے تو ایک دن آپ کو کامیابی ہو کر رہے گی۔ تاہم آپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اسلام کے متعلق بعض غلط عقائد جو عام مسلمان لوگوں میں آج کل شامل ہو رہے ہیں ان کی اشاعت آپ ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ ان عقائد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں پر ناراض ہے اور اسی لیے اس نے اپنا مرسل حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو بھیجا ہے تاکہ ایسے عقائد کی اصلاح کرے اب خدا تعالیٰ اسے برکت دے گا اور ان لوگوں کو بھی برکت دے گا جو اس کے پاک اور سچے اصولوں کی پیروی کریں۔ دوسروں سے اس نے اپنا منہ پھیر لیا ہے اور وہ ان لوگوں کی دعائیں نہ سنے گا جو اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے کھڑے ہوں گے پس آپ لوگوں کو ان پاک اصولوں کے مطابق تعلیم دیں جو کہ آپ ان رسائل اور کتب سے اخذ کر سکتے ہیں جو کہ میں آپ کو وقتاً فوقتاً بھیجتا ہوں تب آپ کو اللہ تعالےٰ کامیاب کرے گا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی مرضی اسی طرح ہے اور اسی کی مرضی بہر کیف پوری ہوگی اگر آپ اس کام کو اختیار کریں گے تو مقدس انسان حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی دعائیں آپ کے شامل حال ہوں گی۔

عیسائیوں نے جو غلط فہمیاں اسلام کے متعلق ان ممالک میں شائع کر رکھی ہیں۔ ان کا دفعیہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ سچے اور پاک اصول اسلام پر کتابیں اور رسالے لکھ کر ان ممالک میں شائع کیے جائیں۔ جیسا کہ آپ کا خیال ہے بہتر طریق یہی ہے کہ ایک اخبار امریکہ میں جاری رہتا مجھے افسوس ہے کہ اس ملک کے مسلمان اپنی بات پر سچے نہ نکلے اور انہوں نے اپنے وعدے کو پورا نہ کیا۔ اور آپ کو مجبوراً اپنا اخبار بند کرنا پڑا۔ لیکن میرے پیارے دوست یہی تمہاری ٹھیک جزا تھی۔ آپ نے برگزیدہ خدا کے متعلق ان لوگوں کی جھوٹی باتوں پر یقین کر لیا۔ اور ان کے قابل شرم جھوٹ پر اعتبار کرنے سے سے آپ نے ہند میں آکر اس شخص کی ملاقات سے ترک اعراض کیا۔ حالانکہ صرف وہی ایک شخص قابل زیارت سارے ہند میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں تھا۔ پس خدا نے آپ کو یہ سبق سکھایا۔ خدا نے آپ کو بتلا دیا۔ کہ ایسے لوگوں پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ شاید میرے الفاظ آپ ناگوار ہوں۔ مگر الحق مُرٌّ صحیح ہے۔ میں مثال دے کر آپ کو سمجھاتا ہوں۔

فرض کرو ایک شخص امریکہ کو جاتا ہے اس کا یہ سفر صرف مذہب کی خاطر ہے وہ اس پاک نیت سے سیر کرتا ہے۔ کہ بزرگ مسلمانوں سے ملاقات کرے۔ اور اپنے ملک میں اسلام پھیلانے کے لیے ان سے مدد لے وہ سارے امریکہ میں پھرتا ہے۔ مگر وہ محمد ڈوب کو ملنا نہیں پسند کرتا وہ کہتا ہے کہ محمد ڈوب کو اس کے ہم وطن اچھا نہیں سمجھتے۔ اس کے ہم مذہب اس کے حق میں اچھا کلمہ نہیں بولتے وہ تمہارے شہر کے پاس سے گزرتا ہے لیکن یہ شہر اس کے لیے کسی دلچسپی کا موجب نہیں ہے۔ آپ ایسے شخص کے حق میں کیا کہتے ہیں کیا اس نے براعظم امریکہ کے اکلوتے

اکسیر رانی گھیت
۳۔۴ مرغیوں کا علاج فی شیشی ۴۵۰
رانی گھیت روک
۷۵ مرغیوں کے لئے بطور حفظ ماتقدم فی شیشی ۳/
مزید تفصیلات کیور ٹیو پولٹری گائیڈ سے ملاحظہ فرمائیں
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر ایچ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۷/۶۰۷

مسلمان کی ملاقات کا موقعہ ضائع نہیں کر دیا۔ مگر یہ مثال ابھی نامکمل ہے کیونکہ آپ ابھی اسلام کی دہلیز پر ہیں۔ حالانکہ مرزا صاحب کو خدا تعالےٰ نے روحانی دنیا کا حاکم بنایا ہے روحانی برکات کے لحاظ سے اللہ تعالےٰ نے اس بندے کو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت پر بٹھایا ہے۔

لیکن میرے پیارے دوست اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے وہ توبہ کرنے والوں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ استقامت کے ساتھ استغفار کریں تو اس کا بے حد رحم جوش میں آوے گا اس کے رحم کے ذریعہ سے تمام مشکلات سے دور ہو سکتے ہیں اس کو سب طاقتیں ہیں کوئی پتہ اس کی اجازت کے بغیر نہیں چل سکتا۔ اگر وہ چاہے تو امریکہ میں کئی اخبار جاری ہو سکتے ہیں۔ آپ اسلام کے پھیلانے کے لیے ان تھک کوشش کریں تب مجھے یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہاری سب خواہشوں کو پورا کر دے گا۔ جب حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ تب ان کے مرید بہت تھوڑے تھے اور دشمن ہزاروں تمام موٹے مولویوں نے انہیں کافر اور غیر مسلم کا فتویٰ دیا۔ لیکن خدا ہمیشہ ان کے ساتھ ہے۔ اب ان کے مریدوں کی تعداد پچاس ہزار کے قریب ہے دو مطبع قادیان کے گاؤں میں چل رہے ہیں ایک اردو اخبار بنام الحکم ہفتہ وار نکلتا ہے۔ انگریزی میگزین بھی نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا پہلا نمبر آپ کو آگے روانہ کیا گیا تھا۔ اور دوسرا نمبر اب روانہ کیا جاتا ہے آپ اس کو غور سے مطالعہ کریں اپنے دوستوں کے درمیان اس کی اشاعت کریں۔ اس کا پڑھنا آپ کے لیے بہت سے مسائل پر روشنی ڈالے گا۔ ایک بڑے فاضل مولوی صاحب یہاں پر روزدرس قرآن دیتے ہیں کوئی سو طالب علم ہر روز ان کے لیکچر میں حاضر ہوتا ہے۔ دو سال سے ایک ہائی سکول جاری ہے۔ جس میں دینی اور دنیوی تعلیم دی جاتی ہے پس آپ دیکھ لیں کہ جسکو خدا رکھنا چاہے اسکو کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔ آپ نے عربی زبان کے سیکھنے میں کہاں تک ترقی کر لی ہے۔ عربی کا سیکھنا ایک مسلمان کے لیے لابدی ہے۔ اپنے دوستوں کو ہمیشہ عربی پڑھنے کے لیے ہدایت کیا کریں۔ اس سے ان کو بہت فائدہ ہوگا۔

مسٹر ڈوئی کے متعلق آپ کا یہ خیال درست معلوم ہوتا ہے کہ وہ روپیہ جمع کرنے کے واسطے یہ سب کچھ کرتا ہے میں نے آپ کا ذکر حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ اور آپ کا السلام علیکم پہنچایا تھا۔ وہ آپ کی خبر سنکر خوش ہیں۔ اور آپ کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ اور آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ دین اسلام پر پکے رہیں۔ اور میگزین کو غور سے پڑھیں اور دوستوں کے درمیان اس کی اشاعت کریں۔ ہمارے سب دوست آپ کے خطوط سن کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور آپ کی ترقی اسلام میں کامیابی کے خواہشمند ہیں۔

آپ مولوی حسن علی صاحب کو جانتے ہیں ہندوستان کے سفر میں وہ آپ کے ساتھی تھے انہوں نے بھی آپ کو اس بات کی ترغیب دی تھی۔ کہ آپ حضرت مرزا صاحب کی ملاقات نہ کریں۔ لیکن آپ کے امریکہ چلے جانے کے جلد بعد وہ قادیان آئے اور حضرت مسیح کے مریدوں میں شامل ہوئے انہوں نے اپنی اس غلطی کا اقرار کیا اور توبہ کی۔ اور ایک کتاب تصنیف کی جس میں انہوں نے معقول لکھا۔ کہ ویب صاحب کو مرزا صاحب کی ملاقات سے روکنے میں بڑا زور میں نے ہی دیا تھا۔ جس کی وجہ سے میں بہت پشیمان ہوں ان کی کتاب شائع ہو چکی ہے جس میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ اسلام کا سچا فرقہ وہی ہے جس کے بانی حضرت مرزا صاحب ہیں۔ وہ بیچارے فوت ہو گئے ہیں۔ آپنے ان کی وفات کی خبر سن لی ہوگی۔

اب میں ایک نہایت ہی ضروری امر کی طرف آپکو متوجہ کرنا چاہتا ہوں میرے پیارے بھائی آپ کو اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ ہند کے مسلمان اور ان کے مولوی حضرت مرزا صاحب کے عقائد کے ساتھ کیسی مخالفت رکھتے ہیں۔ اگر یہ خیالات ایران یا روم کے مسلمانوں کے آگے ظاہر کیے جائیں۔ تو ایک دفعہ تو وہ بھی ضرور انکی مخالفت کریں گے اگرچہ ہمیں امید ہے اور یقین ہے کہ انجام میں کامیابی ہماری ہوگی۔ تاہم ممکن ہے کہ ابتداء مشکلات سے تاریک نظر آوے پس آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ساتھ ملا کر آپ فی الحال کوئی خوشی کا منہ بظاہر نہیں دیکھ سکتے۔ اگر آپ حضرت مرسل من اللہ کے عقائد کی اشاعت اپنے ذمہ لیں تو ضرور ہوگا کہ آپ ایشیا اور یورپ کے بڑے نام مسلمانوں کی نفرت وکینہ کا نشانہ بننے کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں۔ کیونکہ وہ سب ہمیں مجنون کہتے ہیں۔ اور یہی نام آپ کا بھی رکھا جاوے گا۔ پس آپ تازہ مشکلات اور تکالیف اس راہ میں دیکھیں گے۔ اگر آپ اللہ کے رسول مرزا صاحب کے دعاؤں کی صداقت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنے تئیں ایسے اعتقاد کی اشاعت کی جرأت رکھتے ہیں تو آپ کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے گا۔ تب آپ کی عاقبت درست ہو جائے گی۔ اور دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی اور قابل رشک نہیں۔ کہ کس کی عاقبت درست ہو جائے۔ اس پر خوب غور کریں اور احتیاط سے قدم بڑھائیں۔ نبیوں کی پیروی ان کی زندگی کے ایام میں جبکہ لوگ سنت اللہ کے مطابق ان کی مخالفت میں تلے ہوئے ہوں ایک بڑی قربانی چاہتی ہے۔ ان باتوں پر غور کر کے مجھے اطلاع دیں۔ (مفتی محمد صادق)

محمد ویب کا خط بنام مفتی محمد صادق از مقام اورفورڈ ملک امریکہ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۰۲ء

مائی ڈیئر برادر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۰۲ء مجھے ابھی ملا ہے اور اسے پڑھ کر مجھے فرحت حاصل ہوئی ہے۔ مجھے اس بات کا سننا تسکین بخش ہوا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب میری ان کوششوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ جو کہ میں اسلام کی شاندار صداقتوں کو یہاں پھیلانے میں کر رہا ہوں۔ چونکہ میرا کام مشکل اور بعض ناامید کرنیوالا ہے۔ اس واسطے یہ خبر پا کر مجھے فرحت حاصل ہوئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب اور آپ میرے واسطے دعا مانگتے ہیں۔ جب میں ہندوستان گیا تو مجھے یقین تھا کہ ہمارے بھائی میری حتی الوسع مدد کریں گے میرے خیال میں یہ بات نہ آسکتی تھی کہ مسلمان کہلا کر کوئی شخص میری مخالفت کرے گا۔ اور میری کوششوں میں روک ڈالے گا میں نے ان کو صاف کہدیا تھا۔ کہ بہت سے عیسائی میری مخالفت کریں گے اور مجھے ناکام کرنے کے لیے الزام لگائیں گے اور ہر قسم کی مخالفت کریں گے۔ میں نے انہیں سمجھا دیا تھا کہ ان عیسائیوں کی مخالفت کی خبر ہند میں پہنچی وہاں کے لیے ایمان مسلمان میرے مخالف ہو گئے۔ اور ہر طرح مجھے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی۔ میرے ساتھ جو وعدے انہوں نے کیے تھے۔ ان کو تو بھلا دیا اور اپنے اقراروں کو توڑنے کے لئے صرف بہانے کے طلبگار ہوئے۔ لیکن اب مجھے سمجھ آئی ہے۔ کہ ان لوگوں نے ایسا کیوں کیا ہے دراصل بات یہ ہے کہ ان کا مذہبی علم صرف سطحی ہے۔ سچائی کی روشنی ان میں نہیں پائی جاتی۔ اور مقدس نبی صلعم کی وفاداری ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ خدائے قادر و مطلق جانتا تھا کہ میرے لئے کس امر میں بہتری ہے اور اس نے وہی کیا جو میرے لئے بہتر تھا۔ غالباً میرے لئے یہ امر مفید نہ تھا کہ وہ لوگ میرے ساتھ وفاداری کا تعلق قائم رکھتے۔ تو باوجود میری کوششوں کے یہاں بھی اسلام کی ایک ایسی ہی بگڑی ہوئی شکل قائم ہو جاتی جیسی کہ ان لوگوں میں ہے مجھے ابھی ایک نومسلم کا خط ملا ہے جس کی بابت میں خیال کرتا ہوں کہ وہ اسلام کے لئے کارآمد ہوگا اس کا نام جیمز ایل راجرز ہے وہ مدت تک پادری کا کام کرتا رہا ہے لیکن عیسائیت پر شک آنے لگے۔ اور پھر اس نے اس مذہب کو چھوڑنے کا ارادہ کیا۔ اس نے میری ایک تقریر پڑھی تھی جس سے اس کا شوق اور بھی بڑھا۔ بعض اسلامی کتابیں اس نے پڑھیں۔ اور سچائی کا نور اس کے دل میں بیٹھ گیا اب اس نے اپنے آپ کو مسلمان مشہور کر دیا ہے اور وہ زیادہ علم حاصل کرنے کا شوق رکھتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کے پہلے دوست اس کے مخالف ہو جائیں گے لیکن اس سے اس بات کی کچھ پرواہ نہیں وہ بڑا سرگرم معلوم ہوتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے لئے بہت کام کرے گا۔ مجھے یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ آپ اُسے خط لکھیں اور کچھ کتابیں بھیج کر اسے فائدہ پہنچائیں اور میگزین کے پرچے جو آپ نے مجھے ارسال کئے تھے وہ سب میں تقسیم کر چکا ہوں اور میرے پاس سوائے اپنی کتابوں کے اور کچھ نہیں کہ میں بھیجوں۔ وہ اس ملک میں مجھ سے بہت دور رہتا ہے۔ دو دفعہ میں اسے خط لکھ چکا ہوں اور جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا۔ میں اس کی مدد کروں گا۔

مسٹر بروں بھی ایک مسلمان ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر آپ اس کو بھی خط لکھیں تو آپ کے خطوط نتیجہ آور ہوں گے۔ اس ملک کے مسلمانوں کو اس بات میں بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ہند کے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ کیونکہ اس سے دو ملکوں کے بھائیوں کے درمیان برادری کا تعلق پختہ ہوتا ہے۔ میں نے پہلے بھی کوشش کی تھی۔ ہند کے مسلمان اس امر کی طرف توجہ کریں۔ مگر انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ امریکہ کے لوگ قدرتاً بجائے عرب یا روم کے اسلام کا منبع ہندوستان کو سمجھتے ہیں۔ اہل امریکہ بھی سمجھتے ہیں کہ اسلام عرب میں پیدا ہوا تھا مگر اسلام کی تعلیم کے لئے ان کی نظریں ہندوستان کی طرف اٹھ رہی ہیں علاوہ ازیں یہ بھی بات ہے کہ دوسرے مشرقی ممالک کی نسبت ہندوستان میں انگریزی خواہ مسلمان زیادہ ہیں اس واسطے انہیں یہ بات خوش آتی ہے کہ کسی ہندوستانی بھائی کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ قائم رکھیں اگر آپ پسند کریں تو بعض اہل امریکہ کے پتے آپ کو لکھ بھیجوں گا۔

مجھے اپنا پیارا بھائی حسن علی خوب یاد ہے اور وہ وقت مجھے یاد ہے جو کہ میں نے اس کی پسندیدہ صحبت میں گزارا۔ اس نے اپنی سمجھ کے مطابق نیکی کی سعی کی لیکن میری طرح اس نے بھی غلطی کھائی۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ وہ مرنے سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو چکا تھا۔ جب میں ہند میں تھا تو اس نے میری مدد کی اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اور میں دونوں مل کر اسی وقت قادیان کیوں نہ گئے۔

خدا نے مجھ پر اور میرے کنبے پر بڑی مہربانی کی اور میں اس کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اسلام کی سچی روشنی عطا فرمائی۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ جلد از جلد مجھے خط لکھا کریں گے اور میں خوشی سے ہر طرح آپ کی خدمت میں خوشی سے ہر طرح آپ کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں خوشی سے ہر طرح آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ میرا سلام عرض کریں اور ان سے التجا کریں کہ میری کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

میں آپ کے لئے سلامتی اور امن کی دعا کرتا ہوں۔ آپ کا بھائی

محمد ایلکس ویب

(ذکر حبیب صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۸)

مسٹر ویب کے دل میں اسلام کا جو جوش تھا وہ رنگ لایا اور بعض اور امریکی بھی اسلام کے جھنڈے تلے آنے لگے۔ ان میں سے دو کا ذکر ویب صاحب نے اپنے اوپر کے خط میں بھی کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے بعض اور دوستوں کا ذکر انہوں نے اپنے خطوط میں کیا اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعہ ان کو خطوط بھی لکھوائے۔ ان کا ذکر مفتی صاحب نے اپنی کتاب ذکرِ حبیب میں کیا ہے۔

جناب ویب صاحب نے اپنی کوششوں کے ذریعے جن لوگوں کو مسلمان کیا ان میں سے ایک صاحب کا نام اینڈرسن تھا۔ جو اپنے خط ۲۶ ستمبر ۱۹۰۴ء کے ذریعے مسلمان ہو کر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اور حضرت مسیح موعود نے ان کا اسلامی نام "احمد" تجویز فرمایا۔ اسی طرح جس نومسلم کا نام جے ایل رامیرز بیان کیا گیا ہے۔ ان کے مسلمان ہونے پر حضرت مسیح موعود نے ان کا نام عبدالرحمٰن تجویز فرمایا۔ ذکرِ حبیب میں مکرم رامیرز صاحب کے نام حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا ایک طویل خط بھی درج ہے۔

مکرم ویب صاحب کی خط و کتابت اور جماعت احمدیہ سے اخلاص و فدائیت کا تعلق برابر جاری رہا حتیٰ کہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود کی وفات ہوئی تو ویب صاحب نے حضرت مفتی محمد صادق کو تعزیت کا حسب ذیل خط لکھا۔

از نمبر ۱۴۹ رچنٹ نٹ سٹریٹ رور فورڈ۔
نیو جرسی۔ یو۔ ایس۔ اے۔
بخدمت مفتی محمد صادق صاحب قادیان۔ ۳۰ اگست ۱۹۰۸ء

میرے پیارے بھائی۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ کا خط مورخہ ۱۰ جولائی مجھے بروقت مل گیا۔ ریویو آف ریلیجنز میں ہمارے معزز بھائی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر پڑھ چکا ہوں اس خبر کے پڑھنے سے سخت غم اور رنج کا احساس میرے اندر جوش زن ہوا۔ مرزا صاحب نے ایک بڑا کام پورا کیا اور سینکڑوں کے دلوں میں نور صداقت پھیلایا۔ جن تک غالباً صداقت کسی اور طرح نہ پہونچ سکتی تھی۔ بیس سال سے زائد عرصہ گذرتا ہے جبکہ میری پہلے پہل آپ سے خط و کتابت ہوئی اور تب ہی سے میرے دل پر اس امر کا پُرزور اثر ہے کہ مرزا صاحب بے خوف سنجیدگی کے ساتھ حق کی تعلیم پھیلانے کے واسطے اپنے مقصد میں لگے رہتے ہیں لاریب اس شخص کو خدا تعالیٰ نے اس بڑے کام کے واسطے برگزیدہ کیا تھا۔ جو اس نے پورا کیا اور مجھے اس میں شک نہیں کہ وہ فردوس بریں کے اندر اولیاء اور انبیاء کی رفاقت کا لطف اُٹھائے گا۔ پس اگرچہ ہمارے درمیان سے آپ کا چلا جانا ہمارے واسطے بڑے غم کا موجب ہے۔ تاہم اس بات پر خوش ہیں کہ آپ کی جسمانی محنت کے ایام ختم ہوئے اور آپ اس سے اعلیٰ اور پاک ترین زندگی میں داخل ہو گئے۔

آپ کی سلامتی اور راحت کے واسطے دعا کرتا ہوں میں ہوں آپ کا بھائی۔

محمد ایگزینڈر رسل ویب۔

(حیات احمد جلد دوم نمبر سوم صفحہ ۲۰۶ یعقوب علی صاحب عرفانی)

مکرم ویب صاحب کا ذکر خلافت اولیٰ میں بھی آتا ہے جبکہ انہوں نے مزید خطوط لکھے۔ حیات النبی میں تحریر ہے۔

شیخ محمد ویب صاحب کا دوسرا خط ۳ ستمبر کا لکھا ہوا ہمیں ۲ نومبر کو ملا ہے جس میں شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ امریکہ میں اس سال ایک مذاہب کانفرنس ہوئی تھی جس میں شیخ صاحب موصوف نے اسلام کی طرف سے لیکچر دیا تھا۔ اس میں پھر شیخ صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے عظیم الشان اور نیک انسان کی وفات غمگین کرنے والی ہے لیکن چونکہ وہ اپنا کام ختم کر چکے تھے قادر مطلق کی مرضی یہی تھی کہ ان کی دنیوی زندگی ختم ہو۔ انہوں نے ایک عظیم الشان کام کیا ہے اور اس واسطے ان کا اجر بھی عظیم الشان ہوگا۔ آپ براہ مہربانی حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں میرا باادب سلام پہنچائیں اور عرض کر دیں کہ میں یقین کے ساتھ امید اور بھروسہ رکھتا ہوں کہ سچے اسلام کی ترقی کے واسطے جو کوشش آپ کر رہے ہیں ان میں آپ کو ضرور کامیابی کا تاج پہنایا جائے گا۔"

(حیات النبی جلد دوم نمبر سوم صفحہ ۲۰۸)

مسز ویب صاحب نے جماعت احمدیہ کے ساتھ بذریعہ خطوط رابطہ قائم رکھا اور آپ اشاعت اسلام کے کام میں مصروف رہے اور اسلام پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات دینے میں مصروف رہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی مساعی کو قبول فرمایا۔ اسلام کا یہ سپاہی ساری عمر جوش و خروش سے اسلام کی تبلیغ میں مصروف رہا اور اپنا کام ختم کر کے ۱۹۱۶ء[1] میں خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

[1] اشاعت اسلام شیخ محمد اسماعیل پانی پتی

چہرے کی خوبصورتی کیلئے
چمسا کریم
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

پیشاب وغیرہ کی ادویات

گردے مثانے کی پتھریوں کے لئے کڈنی سٹون کورس ۴۰ روزہ	Kidney Stone Course 150/-
پروسٹیٹ گلینڈ کا بڑھ جانا	Prostate Cure 15/-
پیشاب کی کثرت بار بار آنا	Urination Cure 15/-
پیشاب کا (بے اختیار) قطرہ قطرہ گرنا	Urine Dribbling Cure 15/-
پیشاب کی بندش رکاوٹ	Urine Retention Cure 15/-
پیشاب کا جلن اور درد کے ساتھ آنا	Dysuria Cure 15/-
پیشاب میں پیپ وغیرہ آنا	Kidney infection Cure 15/-
پیشاب میں منی آنا (جریان)	Spermatorrhea Cure 15/-
پیشاب میں خون آنا	Hematuria Cure 15/-
کمی پیشاب سے استسقاء جلندھر	Dropsy Cure 15/-

مارکیٹ سے مقررہ نرخوں پر ڈاک سے -/5 زائد
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ

واذا مرضت فھو یشفین

بلڈ پریشر کی دوا خاکسار نے بفضلہ ایجاد کی ہے علاوہ ازیں ذیابیطس کینسر سل دق و امراض معدہ جگر قلب و گردہ پرانی پیچش (سہ روزہ کورس) تبخیر (گیس) فالج (لٹکے ہوئے کیس) دادِ زانو کا مطب میں کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔ ضرورتمند دوست استفادہ فرمائیں خاکسار

ڈاکٹر و حکیم محمد احسن خان آر ایم پی امراض دیرینہ معالج
۸۰۳/۵ کوہاٹی بازار راولپنڈی

اکسیر گلٹی پستان

دودھل جانوروں کے تھنوں کی گلٹی۔ ناڑ اور رسولی کے لئے
ایک ہفتہ کا کورس ۲۱/- روپے
تفصیلات کے لئے کیور ٹیو وٹرنری گائیڈ ملاحظہ فرمائیں۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور کراچی
ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
شیخ صاحب سے ملیں

ہمارے ہاں دیار، کیل، پڑتل، چیڑ بازار سے بارعایت نیز چھتوں کے لئے کیکر کے بالے اور آرڈر پر دروازے کھڑکیاں الماریاں ماہر کاریگروں سے تیار کروا کر مہیا کئے جاتے ہیں

آپکے آرڈر کے منتظر
شیخ ممتاز رسول ٹمبر ورکس فیکٹری ایریا نزد ٹاٹا چکی ربوہ

قادیان کا قدیمی
مجبوب کاجل
جو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے نسخہ کیمطابق تیار کیا جاتا ہے
عبدالقادر ابن ماسٹر مامون خان صاحب گولبازار ربوہ
سٹاکسٹ:۔ "شاہد شاپنگ سنٹر" بالمقابل سب تحصیل اقصیٰ روڈ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ربوہ کی بڑھتی ہوئی آبادی ہم سب کیلئے خوشکن ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تعمیری معاملات اور دیگر امور ہمارے احباب کیلئے بعض اوقات پریشانی کا سبب بنتے ہیں۔ آپ اس سلسلہ میں بڑے اعتماد سے

میسرز ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
ریلوے روڈ
رحمت بازار
ربوہ

کی خدمات حاصل کریں۔ رہائشی و دیگر قسم کی تعمیرات کیلئے مخلصانہ، ماہرانہ مشورہ، اور کارکردگی کا خصوصی انتظام ہے۔ نیز تعمیرات کیلئے جدید نقشہ جات تیار کروانے کا اور پاس کروانے کا بھی معقول انتظام ہے۔

بھرپور اعتماد سے تشریف لائیے

فون آفس ۵۲۱ فون رہائش ۴۳۱

مینیجر
میسرز ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ)
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں

مطب ناصر دواخانہ

گولبازار ربوہ فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

ضرورت ہے

انگریزی اور اردو خوشخط لکھنے والے ایک میٹرک پاس فل ٹائم کلرک کی ضرورت ہے

ڈاکٹر صدیقی پوسٹ بکس ۲ میرپور خاص سندھ

مشاورت پر بالمشافہ بات ربوہ میں ہو سکتی ہے۔

معدہ کا السر

STOMACH ULCER CURE

معدہ کا السر۔ زخم۔ پھوڑا۔ 4 کیپسولز کا کورس
قیمت فی کورس 15/- درجن 135/- گرس 1512/- روپے
بونس علاوہ۔ نرخنامہ اور 140 کیورز کا لٹریچر مفت
ڈاک خرچ 5/- سٹاکسٹوں کے لئے فری ڈاک

ضمانتی معیاری کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان
فون ۶۰۶ ۶۰۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون آفس ۶۲۶۱۸ فون رہائش ۲۸۰۸۰۶ ۲۸۰۵۲۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں

جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

MINOCHAN CORPORATION

3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO - KU TOKYO 153
JAPAN CABLE :- MINOCHANN TOKYO

گوجرانوالہ میں بجلی کے سامان کا منفرد ادارہ

نصیر الیکٹرک سٹور

جہاں ہر قسم کا سامان بجلی تھوک و پرچون دستیاب ہے
پروپرائیٹر حاجی نصیر احمد سولنگی کھنڈ بازار گوجرانوالہ

موٹرز فون ۴۰۴۴۵

احمد آٹو موبائیل انجینئرز

- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔

اوجڑی کیمپ مری روڈ **عنایت بازار راولپنڈی**

ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں

شکور پارک ربوہ ہاؤسنگ سکیم

پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں

ٹاؤن کمیٹی سے نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ۔ ہر نقص سے پاک۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک جسمیں پختہ سڑکیں، نالیاں، بجلی، میٹھے پانی کی سپلائی ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک بہترین موقعہ، ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ

رابطہ کیلئے:-

پروپرائٹر:- حاجی عبد السمیع ۱۶/۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴

- مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷
- علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴
- صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰
- مسائل و وسائل کا سنگم املاک کنسرن پراپرٹی و جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھو الناصر

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

عبد الرؤف جیولرز

فون ۶۱۷۰۶۹

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد

کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھڑا، دمہ، تبخیر معدہ، خارش، چنبل، بواسیر
زنانہ، مردانہ مخصوص امراض کا بفضلِ خدا تسلی بخش علاج

سرمہ نور اور نورانی کاجل (رجسٹرڈ)

مطب شفاخانہ رفیقِ حیات گولبازار ربوہ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

کئی سال سے آپ کی خدمت کرنیوالا واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

- سکنی و زرعی اراضی
- مکانات و پلاٹس وغیرہ

کی خرید و فروخت کیلئے
آپکی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس

انس مارکیٹ ربوہ

فون: رہائش ۴۳۶ دفتر ۵۳۵

اندھیروں میں اُجالا ——— خزاں میں بہار
چہرہ کا نکھار

کوئیک بیوٹی کریم

ملنے کا پتہ ↓ قیمت :- 49/50
گفٹ سنٹر باجوہ مارکیٹ ربوہ

شاہ واچ میکر اینڈ جنرل سٹور

ہر قسم کی گھڑیوں کی خرید و فروخت
اور تسلی بخش مرمت کے لئے
نیز منیاری اور سٹیشنری کا سامان خریدنے
کیلئے تشریف لائیں۔
سید عبدالشکور شاہ غلہ منڈی رحمت بازار ربوہ

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے

سرمہ طفیل 6d

نظر کو تیز کرتا ہے
کورس تین شیشی
سفید موتیا کا علاج۔
-/11 روپے
دھند، جالا، گکرے، آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، بیلان
نوٹ:- سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں
قیمت فی گولی ۵ پیسے

عرق نور
پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔
-/20 روپے

حب بواسیر
خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔
بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔
قیمت ۸۴ گولی -/28 روپے

پیٹرولیکوریا
اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوہی جمرڈ
H-14597 - حال معرفت کوٹھی کلاتھ ہاؤس
باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

جدید فیشن کے مطابق سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے

نیو پاک جیولرز

فون ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵

- ۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
- ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
- ۱۰ شادمان کالونی لاہور

پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

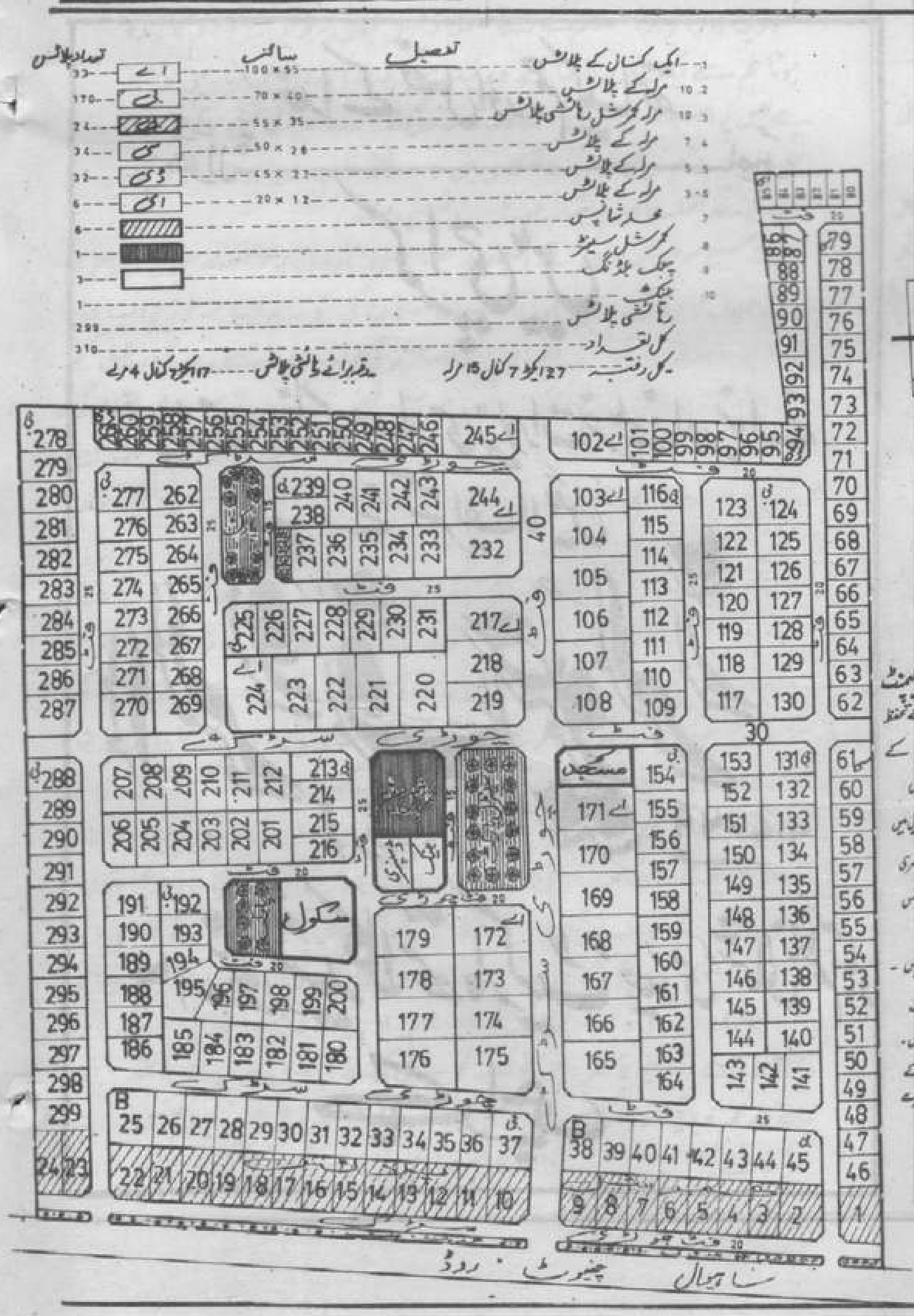

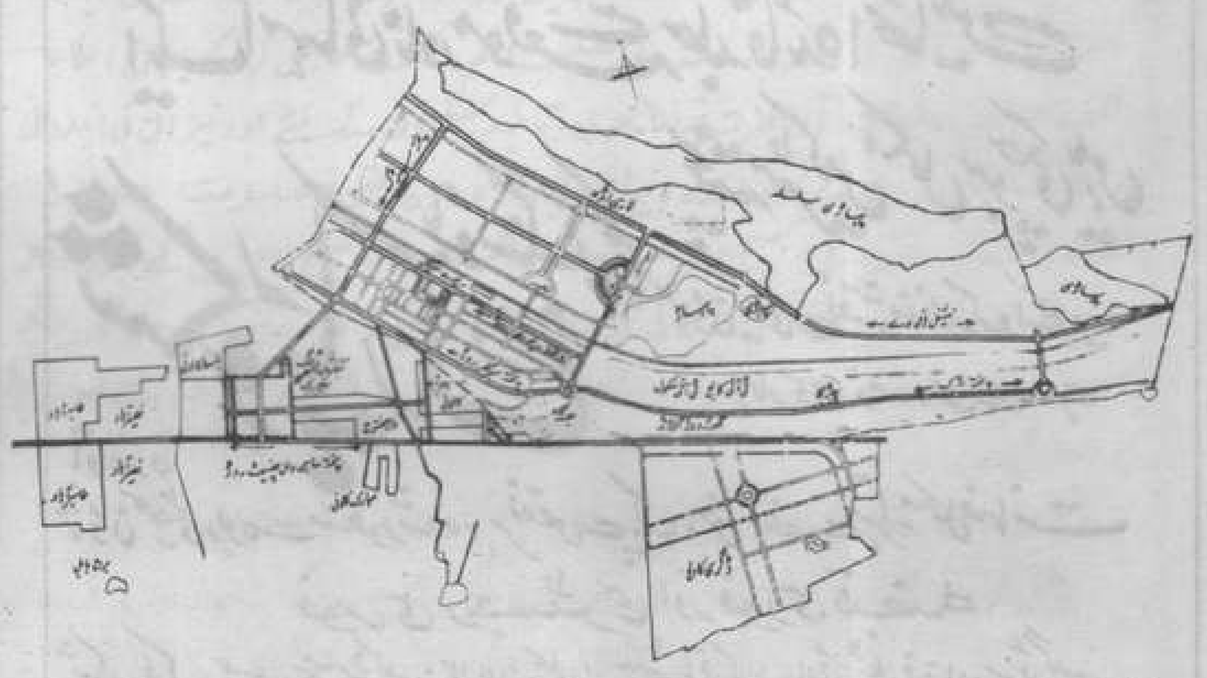

ڈیپارٹمنٹ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ حکومت پنجاب سے منظور شدہ MEMO NO - DG/H+PP/TPS 81/1807

حدود کھیتی میں ساہیوال روڈ پر سب سے اونچی جگہ اور پُرفضا مقام پر واقع ضروریات زندگی کی تمام سہولتوں کیساتھ
مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

تحفظ ڈیولپمنٹ
ڈیولپمنٹ کے تحفظ کے لئے سکیم کے بوفیصد پلاٹس گورنمنٹ کی تحویل میں

خوبصورت پلاننگ اور احساس آبائش کا حسین امتزاج صرف کہکشاں میں ہی آپ کمال درجہ پر محسوس کریں گے۔

سہولتیں:- ۱۔ تارکول کی پختہ سڑکیں ۲۔ ڈرینج سسٹم ۳۔ بجلی کی سپلائی ۴۔ پبلک ٹیلیفون بوتھ ۵۔ سڑکوں پر سایہ دار درخت ۶۔ مسجد ۷۔ سکول ۸۔ ڈسپنسری ۹۔ بنک ۱۰۔ کمرشل سنٹر ۱۱۔ محدد شاپس ۱۲۔ کھیل کا میدان اور پارک ۱۳۔ کمرشل پلاٹس ۱۴۔ ۳۔ ۵۔ ۷۔ ۱۰ مرلہ۔ ۱ کنال کے رہائشی پلاٹس ۱۵۔ نقد اور آسان اقساط ۱۶۔ حق شفعہ سے مبرا ۱۷۔ پانی نہایت میٹھا اور صحت بخش ۱۸۔ گورنمنٹ سے تعمیر کیلئے قرضہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ۱۹۔ خوبصورت اور جدید مکانوں کے نقشے مفت حاصل کریں۔ ۲۰۔ عنقریب کہکشاں میں متعلقہ محکموں سے معاہدہ طے ہونیکے بعد مزید سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں۔

ہم اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سکیم کو ہر طرح سے خوبصورت بنا رہے ہیں۔ تاکہ ہمارے پیارے شہر ربوہ کی حدود ایک خوبصورت پلاننگ کے ساتھ بڑھیں اور احمدی احباب ربوہ جیسا ماحول پائیں۔ گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیولپمنٹ تیزی سے جاری ہے اور سڑکیں تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ ڈیولپمنٹ مکمل ہونے پر پلاٹس کی بکنگ ایک محدود عرصہ کیلئے بند کر دی جائے گی اس لئے پہلے آئیں اور پہلے اپنی پسند کے پلاٹس حاصل کر کے باذوق افراد کے حلقہ میں شامل ہوں۔ ساہیوال روڈ مسجد اقصیٰ سے شروع ہو کر دارالیمن جھنگ روڈ تک تیزی سے تکمیل کے مراحل میں۔ اس طرح سے آپ کہکشاں سے مسجد اقصیٰ و پورے ربوہ کے ساتھ پختہ راستہ حاصل کریں گے۔

مزید تفصیلات کیلئے

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گولبازار ربوہ
فون دفتر ۴۹۸ فون رہائش ۴۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ